Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 18

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

یکم جمادی ثانی 1432 ہجری قمری - 5 ہجرت 1390 ہش - 5 مئی 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔

ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تأخّر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔

’’میں مسلمان ہوں قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں۔‘‘

از افاضات سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا o (الاحزاب سورۃ نمبر 33 آیت 40)

ترجمہ: محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ خاتم النبین کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے اُن سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت ﷺ کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپؐ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت اُن میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ اُن کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بارو بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپؐ کی شریعت صفات جلالیہ وجمالیہ دونوں کی حامل تھی۔ اور آپؐ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں۔ اور آپؐ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کیلئے ہے۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۶)

’’میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلّ ہے نہ کہ اصل نبوت اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے، ایسا ہی میرا نام اُمّتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ ملا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ 150 رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154)

پھر اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اُس نُور پر فِدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں وہ ہے، مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(رُوحانی خزائن جلد 20 صفحہ 449)

حضرت بانی جماعت مسیح موعود ومہدی معہود ختم نبوت کے بارے میں اپنے اور اپنی جماعت کے ایمان و ایقان کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لُباب یہ ہے کہ لا الٰہ الّا اللہ محمد رّسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن وخیر المرسلین ہیں‘‘۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷) (روحانی خزائین جلد ۳ صفحہ ۱۶۸)

عقیدہ کے رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔‘‘ (کشتی نُوح صفحہ 15 روحانی خزائین جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

’’میں مسلمان ہوں قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

’’یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ کو خاتم النبین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوتِ یقین، معرفت وبصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے......‘‘

(الحکم جلد ۹ صفحہ ۹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ صفحہ ۶)

---

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا ساتھ میرے ہے تائید ربّ الوریٰ

مورخہ ۱۰؍اپریل کو لدھیانہ میں نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے ٹھیکیداروں کی طرف سے صد سالہ جلسہ احرار منعقد کیا گیا اس جلسہ میں تمام مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی اور سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر لوگوں کو جمع کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کی تشہیر کیلئے ملکی اخبارات میں اور دیگر ذرائع سے وسیع پیمانے پر کوششیں کی گئیں۔ جلسہ کی کاروائی F.W چینل کے ذریعہ صوبہ پنجاب میں براہِ راست نشر کیا گیا۔

قارئین کرام! افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جس مقصد کیلئے یہ جلسہ منعقد کیا گیا تھا اُس میں یہ سراسر ناکام رہا۔ جلسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی آڑ لیکر کیا گیا تھا اور جملہ مسلمان اس نام (حضرت محمد ﷺ) کی محبت میں کشاں کشاں جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ مگر انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ سارے جلسہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارک، آپؐ کی مقدس سیرت اور آپؐ کی پاکیزہ زندگی پر کچھ بھی روشنی نہ ڈالی گئی۔ ہر مقرر آتا اور جذباتی رنگ میں لوگوں کو بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ورغلاتا اور اپنے دل کا گند نکالتا۔ کیا اسی کا نام تحفظ ختم نبوت ہے؟

ایک طرف مخالفین کی جانب سے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر گندی گالیوں اور دشنام طرازیوں کی تصویر ہے۔ دوسری طرف بانی جماعت احمدیہ کے وہ فرمان ہمارے سامنے ہیں جن میں آپ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر خبر دی تھی کہ اسی طرح کی دشنام طرازیاں اور ہرزہ سرائیاں یہ نام نہاد دین کے علماء کرتے رہیں گے مگر خدا تعالیٰ ان کے مقدر میں کبھی بھی کامیابی نصیب نہیں کرے گا۔ فتح وظفر صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا‘‘۔ (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱ تا ۲۳)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:۔ ’’نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے، زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے، جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ ہر ایک مخالف کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو، اس سلسلہ کے نابود کرنے کیلئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔ پہلے اس سے ابوجہل اور ابولہب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کیلئے کیا کیا زور لگائے تھے مگر اب وہ کہاں ہیں؟ وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا۔ وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے‘‘۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۲۸ تا ۱۲۹)

قارئین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے عیاں ہے کہ مخالفین اپنے بدارادوں اور جماعت کو نقصان پہنچانے میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ زمانہ کی تند ہوائیں اس پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کی 121 سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ہر نیا دن جو جماعت پر طلوع ہوتا ہے وہ مخالفت میں اضافہ کا دن ہوتا ہے۔ کبھی مخالفت فرد واحد کی طرف سے ہوتی ہے، تو کبھی خاندان، گاؤں، قبیلہ اور مختلف فرقوں کی طرف سے ہوتی ہے، اسی طرح کبھی مخالفین حکومت وقت کا سہارا لیکر احمدیہ مسلم جماعت پر حملہ آور ہوتے ہیں مگر اس کے برعکس خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت جماعت کے ساتھ ہے۔ ہر نیا دن اس بات پر شاہد ہوتا ہے کہ جماعت پہلے سے زیادہ ترقی کی منازل کی طرف گامزن ہے اور وہ آواز جسے مخالفین نے قادیان کی بستی میں دفن کرنا چاہا آج خدا کے فضل سے زمین کو چیرتی ہوئی آسمانوں تک پہنچ چکی ہے۔

قارئین! احمدیہ مسلم جماعت کی دن دُگنی رات چوگنی ترقی اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل تائید و نصرت اس جماعت کے ساتھ ہے۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے احمدیہ مسلم جماعت دنیا کے 198 ممالک میں مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے۔ جلسہ سالانہ یوکے 2010ء کے موقع پر 18ویں عالمی بیعت میں 119 ممالک کی 407 قوموں سے تعلق رکھنے والے 4 لاکھ 48 ہزار 767 افراد احمدیہ مسلم جماعت میں شامل ہوئے۔ اس وقت مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 39 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ 12 ممالک میں 565 تعلیمی ادارے خدمت میں مصروف ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کی تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ گزشتہ 16 سال سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ اس کے تحت صرف اس سال 16 لاکھ 70 ہزار سے زائد افراد کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا ہے۔ فری عالمگیر میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 51140 افراد کو طبی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ 21998 طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح احمدیہ مسلم جماعت کا مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ رات دن ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام کر رہا ہے۔

قارئین کرام! احمدیہ مسلم جماعت پر ہونے والے افضال خداوندی اور جماعت کی بنی نوع انسان کیلئے کی جانے والی خدمات کا یہ ایک مختصر تذکرہ ہے۔ یہ تذکرہ اس امر پر روشنی ڈالنے کیلئے کافی ہے کہ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ اور یہ نام نہاد علماء اسے ہرگز ہرگز نہیں اکھاڑ سکتے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مخالفین احمدیت کی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’اس وقت بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ قرآنِ کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اور ارشاد کو پسِ پشت ڈال کر اس کاسرِ صلیب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ مسیح و مہدی کی مخالفت میں کمربستہ ہے اور صرف معمولی مخالفت کی حد تک نہیں، صرف انکار کی حد تک ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ اور نبی کے مخالفین کے ردّ عمل کا جو بیان قرآنِ کریم میں فرمایا ہے، اس پر عمل پیرا ہیں۔ اور یہی اعلان ہے کہ اے احمدیو! تم مسیحِ موعود اور مہدی معہود کا انکار کر کے ہمارے اندر دوبارہ آ جاؤ، ہم میں شامل ہو جاؤ......اور یہ اعلان اور یہ رویہ اُن تمام نام نہاد مولویوں اور بعض علاقوں میں سیاسی مفادات کی خاطر ظلم کی پشت پناہی کرنے والے سیاستدانوں کا بھی ہے، جس میں بھارت بھی شامل ہے۔‘‘

(خطاب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰)

حضرت امیر المؤمنین احمدیہ مسلم جماعت کی مخالفت میں ہونے والی شدت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو شدت ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ یہ الٰہی جماعت ہے اور اس میں گزشتہ چند سالوں سے پاکستان میں بھی، ہندوستان کے بعض علاقوں میں جہاں مسلمان اکثریت ہے، اور بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور منظّم ہونا اب خاص طور پر مسلمان حکومتوں اور نام نہاد مولویوں کو کھٹک رہا ہے۔‘‘

قارئین! مغلوب ہونا تو مخالفینِ احمدیت کا مقدر ہے اور نصرتِ الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ ہے، ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہم سب کیلئے باعث تسکین ہے کہ ’’خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرتِ الٰہی تیرے شاملِ حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا‘‘۔ (انوار الاسلام روحانی خزائن جلد9 صفحہ5-53)

اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کو حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی جلد از جلد توفیق بخشے۔ آمین۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلینؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا
تم ہمیں کافر کا دیتے ہو خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب
کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ

(درثمین)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک بیٹا عطا فرمائے گا جو مصلح موعود ہو گا اور اس کی تفصیل میں آپؑ نے بہت ساری خصوصیات بیان فرمائی تھیں

یہ پیشگوئی جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے، گو تفصیل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور مسیح و مہدی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اب دوبارہ کی لیکن اس کی بنیاد تو آج سے چودہ سو سال بلکہ اس سے بھی زائد عرصہ پہلے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر ہے

اس سال پیشگوئی مصلح موعودؓ کے 125 سال پورے ہو رہے ہیں۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 18 ؍فروری 2011ء بمطابق 18؍تبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

دو تین دن ہوئے مجھے ہمارے یہاں کے مشنری انچارج عطاء المجیب راشد صاحب نے لکھا کہ اس سال پیشگوئی مصلح موعود کے ایک سو پچیس سال پورے ہو رہے ہیں۔ مجھے اُن کے خط کی طرز سے یہ لگا کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس موضوع پر ایک خطبہ دوں، گو کہ انہوں نے واضح طور پر تو نہیں لکھا تھا۔ اس موضوع پر ہر سال جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں۔ دو سال پہلے میں ایک خطبہ بھی دے چکا ہوں۔ گو کہ ایک خطبہ میں اس موضوع کا پوری طرح احاطہ نہیں ہو سکتا۔ پہلے تو مَیں اس طرف مائل نہیں تھا لیکن پھر طبیعت اس طرف مائل ہوئی کہ یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو کسی شخص کی ذات سے وابستہ نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس پیشگوئی کی اصل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ اس لئے اس کا تذکرہ ضروری ہے۔ اور پھر اس لئے بھی کہ گو جماعتی طور پر جہاں آزادی ہے وہاں تو جلسے بھی ہو جاتے ہیں۔ مختلف موضوع ہیں۔ پیشگوئی کے مختلف پہلو ہیں۔ اُن کو مختلف مقررین بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پاکستان میں تو ویسے ہی جلسوں پر پابندی ہے۔ اُن کے لئے بھی یہ موضوع ایسا ہے کہ نئی نسل کے لئے بھی ضروری ہے۔ نوجوانوں کو بھی اس بارے میں علم ہونا چاہئے۔ نئے آنے والوں کو بھی علم ہونا چاہئے۔ پھر صرف نئے آنے والوں کو ہی نہیں بلکہ انسان کی طبیعت میں جو اتار چڑھاؤ رہتا ہے اُس کی وجہ سے بعید نہیں کہ بعض بڑی عمر کے لوگ بھی اتنا زیادہ اس موضوع کو نہ جانتے ہوں۔ اس پر غور نہ کیا ہو اور آج اُن کی طبیعت اس طرف مائل ہوئی ہو۔ بہر حال اس وجہ سے یہ موضوع چاہے کچھ حد تک ہی ہو، بیان کرنا ضروری ہے۔ باتوں کو بار بار دہرائے جانے سے نئے ہوں یا پرانے ہوں، اُن کے علم اور ایمان اور عرفان میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ جماعت جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیزی سے نئے ملکوں میں، نئی جگہوں پر پھیل رہی ہے۔ وہاں جو مقررین ہیں یا جو معلمین مقرر ہیں، اُن کو ہر بات کا اتنا علم نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو پیشگوئیاں ہیں ان کا نہ صحیح طرح سے علم ہے، نہ اتنی گہرائی میں جا کر بیان کر سکتے ہیں۔ تو اس پہلو سے بھی مَیں نے اس کا بیان کرنا ضروری سمجھا۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا، گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک بیٹا عطا فرمائے گا جو مصلح موعود ہو گا اور اس کی تفصیل میں آپ نے اس کی بہت ساری خصوصیات بیان فرمائی تھیں۔ لیکن یہ پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ بیان فرما کر چودہ سو سال پہلے بیان فرما دی تھی کہ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْض فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کہ عیسیٰ ابن مریم جب زمین پر نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے اور اُن کی اولاد ہو گی۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الرقاق باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث حدیث نمبر 5508 دار الکتب العلمیۃ ایڈیشن 2003)۔ (الوفاء باحوال المصطفیؐ لابن جوزی مترجم محمد اشرف سیالوی صفحہ 843 ناشر فرید بک سٹال لاہور)

اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، عیسیٰ ابن مریم کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری احادیث میں فرمائی ہے کہ وہ کون ہیں؟ بخاری کی حدیث ہے۔ مسلم نے بھی اور حدیثوں کی کتب نے بھی اس کو درج کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، اور فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب ابن مریم مبعوث ہو گا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہو گا۔ اور پھر یہ بھی روایت میں ہے کہ یہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے تمہاری امامت کے فرائض بھی سرانجام دے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما بشریعۃ ...... حدیث 392,394)

پھر ایک حدیث میں ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ ابن مریم کا زمانہ پائے گا اور وہی امام مہدی اور حَکَم وعدل ہو گا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ یہ مسند احمد کی حدیث ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 479 مسند أبی هريرة حديث نمبر 9312 عالم الکتب بیروت 1998)

پس یہ پیشگوئی جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے گو تفصیل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور مسیح و مہدی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اب دوبارہ کی لیکن اس کی بنیاد تو آج سے چودہ سو سال بلکہ اس سے بھی زائد عرصہ پہلے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اور اللہ تعالیٰ کے آپ پر انعامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑائی کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تو آپ کے آقا و مطاع، سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کرنے کے لئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے ہیں۔ یہ تائیدی نشانات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کرنے کے لئے ہیں۔ اسلام کا زندہ خدا اور زندہ رسول ہونے کی دلیل کے طور پر یہ پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے کروائی ہیں۔ پس احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر دنیا میں آنحضرتؐ کا عاشق کوئی نہیں ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

’’اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر النّاس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اِسی جہان میں سچّی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 558,557 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کوئی بات لے لیں۔ آپ کی زندگی کے کسی عمل کی طرف نظر کر لیں، آپ کی کسی تحریر کو لے لیں، ان سب کا رُخ اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی نظر آئے گا۔ آپ علیہ السلام نے دنیا کو بتا دیا اور ببانگ دُہل یہ اعلان کیا کہ آج اگر کوئی زندہ مذہب ہے تو وہ اسلام ہے۔ آج اگر کوئی زندہ رسول ہے جو خدا سے ملاتا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی پیروی سے خدا ملتا ہے۔ اور آج اگر کوئی کامل کتاب ہے جو تمام قسم کی تحریفوں اور آلائشوں سے پاک ہے اور اپنی اصل حالت میں ہے، جس کے پڑھنے سے حقانی علوم و معارف حاصل ہوتے ہیں، جس کے پڑھنے سے انسان کا دل پاک ہوتا ہے۔ یعنی خالص ہو کر پڑھنے سے، ورنہ تو جو پاک نہیں ہے، خالص نہیں ہے اُس کو تو قرآن پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھی فرمایا ہے۔ پس آپ علیہ السلام نے ہمیں اس سوچ سے پُر کیا۔ ہمارے دل و دماغ کو یہ عرفان عطا فرمایا کہ آج اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جنہوں نے ہمیں خدا سے ملایا۔ ایک براہِ راست تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی تا کہ دلوں کے اندھیرے دور ہوں اور بندے اور خدا میں ایک تعلق پیدا ہو۔ آپ کی کتاب ہی وہ زندہ کتاب ہے جس میں قیامت تک کے لئے وہ تمام احکام، اوامر و نواہی اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے طریقے بیان ہو گئے ہیں جن سے باہر سوچنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں، نہ انسان میں طاقت ہے کہ سوچ سکے۔

اس عظیم اور ہمیشہ زندہ رہنے والے نبی نے اپنی پیروی کرنے والے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جس طرح آج سے چودہ سو سال سے زائد عرصہ پہلے سے جوڑا تھا، ویسا تعلق آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اُسی تر و تازگی کے ساتھ جوڑا ہے۔ بلکہ جب وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی قرآنی پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آیا تو اس عشق و محبت کی وجہ سے جو غلام کو اپنے آقا سے تھا مسیح موعود کی بعثت ایمان کو ثریا سے زمین پر لانے کا باعث بن گئی۔ اور ایک نئی شان سے دینِ محمدیؐ دنیا میں دوبارہ مسیح موعود کے ذریعے سے قائم ہو گیا۔ آخرین جو ہیں وہ اوّلین سے جوڑ دیئے گئے۔ حدیث میں ایمان کو ثریا سے لانے کا یوں ذکر ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اُس کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) پڑھی، جس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی اُن صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا۔ یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی اُن میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اُس شخص نے تین دفعہ یہ سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا (یعنی زمین سے اُٹھ گیا) تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اُس کو واپس لائیں گے۔ رَجُلٌ اور رِجَالٌ دونوں طرح کی روایتیں ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃالجمعة باب قوله و آخرین منهم...... حدیث نمبر 4897)

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ تو بعد کا ہے لیکن اس سے پہلے بھی آپ اسلام کی خدمت پر کمربستہ تھے۔ اور جب آپ کو الہامِ الٰہی کے تحت صدی کا مجدد ہونے کا علم ہوا تو آپ نے ایک اشتہار انگریزی اور اردو میں شائع فرمایا اور اعلان فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس صدی کا مجدد مقرر فرمایا ہے اور مَیں اس کام پر مامور کیا گیا ہوں کہ مَیں اسلام کی صداقت تمام دوسرے دینوں پر ثابت کروں اور دنیا کو دکھاؤں کہ زندہ مذہب، زندہ کتاب اور زندہ رسول اب اسلام اور قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے اندر روحانی طور پر مسیح ابن مریم کے کمالات ودیعت کئے گئے ہیں۔ اور آپ نے تمام دنیا کے مذاہب کو دعوت دی اور چیلنج کیا کہ وہ آپ کے سامنے آکر اسلام کی صداقت کا بیشک امتحان لے لیں۔ اور اب اسلام ہی ہے جو روحانی امراض سے شفا کا ذریعہ بن سکتا ہے، نہ کہ کوئی اور دین۔

اس اعلان نے ہندوستان کے مختلف مذاہب میں ایک زلزلہ سا پیدا کر دیا مگر کسی میں جرأت نہیں ہوئی کہ آپ کے اعلان کے مطابق اسلام کی صداقت کا تجربہ کرے۔ بڑے بڑے پادری جو اسلام چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے تھے۔ جیسے عماد الدین وغیرہ، انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ کسی قسم کے مقابلے کی یا نشان مانگنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ایک پادری سِوفٹ (Swift) اور لیکھرام وغیرہ جنہوں نے گو بظاہر آمادگی ظاہر کی لیکن بعد کے واقعات نے ان کی آمادگی کو بھی واضح کر دیا کہ یہ صرف دکھاوا تھا۔ اس سب کی تفصیل جماعت کے لٹریچر میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب میں موجود ہے۔ تاریخِ احمدیت میں موجود ہے۔ اس وقت بیان تو نہیں ہو سکتی۔ بہرحال اس دعوت نے جو اسلام کی صداقت کے لئے آپ نے دی تھی اور جو اشتہار آپ نے شائع فرمایا تھا، اس کا ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود بھی یوں ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ عاجز اسی قوتِ ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوتِ اسلام کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوتِ اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیانِ ملک کے نام روانہ کئے۔ یہانتک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیر اعظم تختِ انگلستان گلیڈ سٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات و خطوط روانہ کئے گئے جن سے ایک صندوق پُر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجُز قوتِ ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ یہ بات خودستائی کے طور پر نہیں بلکہ حقیقت نمائی کے طور پر ہے تا حق کے طالبوں پر کوئی بات مشتبہ نہ رہے‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 156۔حاشیہ)

بہرحال اسلام کی تمام ادیان پر برتری کا کام تو آپ کرتے چلے گئے۔ اور خاص طور پر عیسائیت کے اُمڈتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے اس کے آگے ایک بند باندھ دیا۔ اس دوران آپ کے دل میں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کے لئے خاص طور پر چِلّہ کاٹنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ تو اس کے لئے آپ نے قادیان سے باہر جا کر چلّہ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ تو اسی دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا کہ آپ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔

چنانچہ آپ نے 22 ر جنوری 1886ء کو ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور چلّہ کشی کی جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی اور بہت سی بشارات آپ کو دیں۔ چنانچہ جب چلّہ ختم ہوا تو حضور علیہ السلام نے اپنے قلم سے 20 ر فروری 1886ء کو ایک اشتہار ’’رسالہ سراجِ منیر برنشانہائے ربّ قدیر‘‘ کے نام سے تحریر فرمایا، جو اخبار ریاضِ ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء میں بطورِ ضمیمہ شائع ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ:

’’ان ہر سہ قسم کی پیشگوئیوں میں سے جو انشاء اللہ رسالے میں بہ بسط تمام درج ہوں گی‘‘ (یعنی تفصیل سے بعد میں رسالہ میں درج ہوں گی) ’’پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے۔ آج 20 فروری 1886ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاوّل ہے برعایت ایجاز و اختصارِ کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے‘‘ (کہ مختصر طور پر میں نمونہ کے طور پر لکھتا ہوں) ’’اور مفصل رسالہ میں درج ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّشانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا‘‘۔ آپ نے لکھا کہ ’’(اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ، كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102,100 مطبوعہ لندن)

فرماتے ہیں: ''پھر خدائے کریم جَلَّ شَأنُہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی'' (یا دوسری جو شاخ تھی) ''اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے، عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیائے بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے)۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو (اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے) تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے''۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول۔ صفحہ 103,102 مطبوعہ لندن)

آپ نے ضمیمہ اخبار ریاضِ ہند میں یہ اشتہار دیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس چلّہ کشی کے نتیجہ میں آپ کو جو بشارتیں دی گئی تھیں یہ اُن کا کچھ ذکر ہے۔ اور اس میں ایک بیٹے کی بشارت بھی دی گئی جس کی مختلف خصوصیات ہیں، جس کا تفصیلی جائزہ لیں تو یہ باون خصوصیات بنتی ہیں۔ بلکہ ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ نے اٹھاون بھی بیان فرمائی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح آئے گا تو اُس کی اولاد ہوگی جیسا کہ میں نے ابھی پڑھ کے سنایا۔ اب اولاد تو اکثر لوگوں کی ہوتی ہے۔ اس میں کیا خاص بات ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر پیشگوئی فرمائی تھی تو یقیناً کسی اہم بات کی اور وہ یہی بات تھی کہ اُس کی اولاد ہوگی اور وہ ایسی خصوصیات کی حامل ہوگی جو دین کے پھیلانے کا باعث بنے گی، جو توحید کے پھیلانے کا باعث بنے گی، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا پر ظاہر کرنے کا باعث بنے گی۔

اب اس پیشگوئی کے مطابق جس سال میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی پیدا ہوئے ہیں یعنی 1889ء میں، اسی سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت بھی لی۔ اُسی سال اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ بیعت بھی لے لو۔ اور یوں اس سال میں باقاعدہ طور پر اُس جماعت کی بنیاد ڈالی گئی جس نے اسلام کی تبلیغ کا کام بھی کرنا تھا، اپنی حالتوں کو بھی سنوارنا تھا اور مسیح و مہدی کی بیعت میں آکر آنحضرتؐ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا بننا تھا اور آپ کے جماعت قائم کرنے کا یہی مقصد تھا۔

بہرحال اب میں دوبارہ اُن نشانوں کی طرف آتا ہوں جو مصلح موعود کے نشان کے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ یا وہ خصوصیات یا علامات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ وہ بیٹا جس کے ذریعے دنیا میں دین کی تبلیغ ہوگی اور دنیا میں اصلاح کا کام ہوگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے، اُسی سال کے جلسہ سالانہ میں تقریر فرماتے ہوئے یہ باون علامات بیان فرمائی تھیں جن کا مَیں مختصر آپ کے الفاظ میں ہی ذکر کر دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''چنانچہ اگر اس پیشگوئی کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں آنے والے موعود کی یہ یہ علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔ دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔ تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔ چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔ پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔ چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔ ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ عظمت ہوگا۔ آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ صاحبِ دولت ہوگا۔ نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہوگا۔ دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔ بارہویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہوگا۔ تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔ چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔ پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔ سولہویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔ سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اٹھارویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ انیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دوشنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔ بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزندِ دلبند ہوگا۔ اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہوگا۔ بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الاول ہوگا۔ تیئسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ مَظْهَرُ الْآخِر ہوگا۔ چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْهَرُ الْحَق ہوگا۔ پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْهَرُ الْعُلَاءِ ہوگا۔ چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا مصداق ہوگا۔ ستائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔ اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ انتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہوگا۔ اور تیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔ اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا۔ بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ اڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہوگا۔ انتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دور سے آنے والا ہوگا۔ چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخرِ رسل ہوگا۔ اکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسف کی طرح اس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔ چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر الدولہ ہوگا۔ پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہوگا۔ چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالمِ کباب ہوگا۔ سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔ اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔ انچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے وہ کلمۃ اللہ خان ہوگا۔ پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہوگا۔ اکیاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہوگا اور باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیرِ ثانی ہوگا۔'' (الموعود۔ انوار العلوم جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 562 تا 565 مطبوعہ ربوہ)

تو یہ علامتیں ہیں جن میں سے ہر ایک علامت جو ہے وہ ایک علیحدہ تقریر کا موضوع بن سکتا ہے، جس کا اس وقت وقت نہیں۔ بہرحال یہ علامتیں تھیں۔ اگر ہم حضرت مصلح موعود کی زندگی کا جائزہ اگر لیں اور اُس کا مطالعہ کریں، آپ کے باون سالہ دورِ خلافت کو دیکھیں تو ہر علامت جو ہے آپ میں نظر آتی ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کا جیسا کہ میں نے کہا وقت نہیں ہے۔ بعض باتوں کا تذکرہ میں آگے کروں گا اور یہ تفصیل جو ہے جماعتی لٹریچر میں موجود بھی ہے۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی شائع فرمائی تو اُس وقت پنڈت لیکھرام نے نہایت گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے ہر پیشگوئی کے مقابلے پر اپنی دریدہ دہنی اور اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ کیا۔ پنڈت لیکھرام کی اخلاقی حالت اور پیشگوئی پر اس کی جو غیظ و غضب کی حالت تھی اُس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ اس کو سارا بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ ایک دو مثالیں دے دیتا ہوں۔

پنڈت لیکھرام نے 18 مارچ 1886ء کو نہایت گستاخانہ لب و لہجے میں ایک مفتریانہ اشتہار شائع کیا جس میں حرف بحرف خدا تعالیٰ کے حکم سے لکھنے کا ادّعا کر کے جواب دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا تو وہ لکھتا ہے کہ ''آپ کی ذرّیت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی'' (زیادہ سے زیادہ تین سال تک شہرت رہے گی)۔ نیز کہا کہ اگر کوئی لڑکا پیدا

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بھی ہوا تو وہ آپ کی پیشگوئی میں بیان شدہ صفات سے برعکس رحمت کا نشان نہیں، زحمت کا نشان ثابت ہوگا۔ وہ مصلح موعود نہیں ہوگا (نعوذ باللہ) مفسد موعود ہوگا۔

چنانچہ اس بدزبان نے پسرِ موعود سے متعلق پیشگوئی کی ایک ایک صفت کو اپنے تجویز کردہ الفاظ کے سانچے میں ڈھال کر پوری بے حجابی سے لکھا (اور یہاں تک لکھ دیا کہ) خدا کہتا ہے کہ جھوٹوں کا جھوٹا ہے۔ مَیں نے کبھی اس کی دعا نہیں سنی اور نہ قبول کی‘‘۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 280 مطبوعہ ربوہ)

اور پھر جب اس کا انجام ہوا وہ تو ساری دنیا کو معلوم ہے۔

اس قسم کی دریدہ دہنی اور مفتریانہ باتوں سے اس کا اشتہار بھرا پڑا ہے۔ یہ تو ہندو تھا جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے چیلنج دیا تھا۔ اسی طرح کچھ عیسائی پادریوں نے بھی جو اسلام کے مخالف تھے، اس قسم کی باتیں کیں۔ لیکن بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی اپنی دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا۔ ان لوگوں کی باتوں کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اُس میں آپ نے اس موعود بیٹے کی پیشگوئی کی عظمت کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتمّ ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے.........اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردے کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟‘‘۔

(اشتہار واجب الاظہار 22 مارچ 1886ء مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول صفحہ 99 تا 100 مطبوعہ ربوہ۔ صفحہ 115-114 مطبوعہ لندن)

بہرحال یہ پُرشوکت پیشگوئی تھی جس نے حضرت مصلح موعود کی خلافت کے باون سالہ دور میں ثابت کر دیا کہ کس طرح وہ شخص جلد جلد بڑھا؟ کس طرح اُس نے دنیا میں اسلام کے کام کو تیزی سے پھیلایا؟ مشن قائم کئے، مساجد بنائیں۔ آپ کے وقت میں باوجود اس کے کہ وسائل بہت کم تھے، مالی کشائش جماعت کو نہیں تھی، دنیا کے چونتیس پینتیس ممالک میں جماعت کا قیام ہو چکا تھا۔ کئی زبانوں میں قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا تھا` مشن کھولے جا چکے تھے۔ اسی طرح جماعتی نظام کا یہ ڈھانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی بنایا تھا جو آج تک چل رہا ہے اور اس سے بہتر کوئی ڈھانچہ بن ہی نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح ذیلی تنظیمیں ہیں اُس وقت کی بنائی ہوئی ہیں وہ بھی آج تک چل رہی ہیں۔ ہر کام آپ کی ذہانت اور فہم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ قرآنِ کریم کی تفسیر ہے اور دوسرے علمی کارنامے ہیں جو آپ کے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا ثبوت ہیں۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود بھی اپنے اس بیٹے کو جس کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا، مصلح موعود ہی سمجھا۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار سُنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں۔ اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ مَیں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں‘‘۔ (الحکم جوبلی نمبر 28 دسمبر 1939ء جلد 42 شمارہ 31 تا 40 صفحہ 80 کالم نمبر 3)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو اس وقت تک اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا جب تک خدا تعالیٰ نے آپ کو بتا نہیں دیا۔ یہ ایک لمبی رؤیا ہے جس کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ اس میں کشف اور الہام کا بھی حصہ ہے (جو آپ نے دیکھی تھی) اُس کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ: ’’مَیں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے‘‘۔

(دعویٰ مصلح الموعود کے متعلق پرشوکت اعلان۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 161 مطبوعہ ربوہ)

اور آپ نے یہ رؤیا دیکھ کے 1944ء میں بیان کیا۔

اب مَیں بعض غیر از جماعت احباب جو ہیں اُن کی آپ کے بارے میں کچھ شہادتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے قیامِ پاکستان سے قبل ’’اظہارِ حق‘‘ کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا کہ آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو) اطلاع ملتی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعے سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو (وہ آگے لکھتے ہیں) کہ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اُس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے) انہیں خلیفہ مقرر کرانے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی۔ بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اُس وقت اکثریت نے حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفین نے محولہ صدر پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا۔ لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ (یہ غیر از جماعت لکھ رہے ہیں)۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ خود مرزا صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطے تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد 1931ء کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظّم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی (یہ انہوں نے بیان دیا)۔

(’’اظہار الحق‘‘ صفحہ 16، 17 مطبوعہ نذیر پرنٹنگ پریس امرتسر باہتمام سید مسلم حسن صاحب زیدی۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 286-287 مطبوعہ ربوہ)

پھر ہندوستان کے غیر مسلم سکھ صحافی ارجن سنگھ ایڈیٹر ’’رنگین‘‘ امرتسر نے تسلیم کیا کہ مرزا صاحب نے 1901ء میں جبکہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی۔ (اُس نے شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لکھے ہیں) کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی — فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

(یہ شعر) لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بیشک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ 1901ء میں نہ میرزا بشیر الدین محمود کوئی بڑے عالم و فاضل تھے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے۔ اُس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا، ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ میرزا صاحب نے ایک دعویٰ کر کے گدی کی بنیاد رکھ دی تھی اس لئے آپ کو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ میرے بعد میری جانشینی کا سہرا میرے لڑکے کے سر پر رہے گا، لیکن یہ خیال باطل ہے۔ اس لئے کہ میرزا صاحب نے خلافت کی شرط نہیں رکھی تھی کہ وہ ضرور مرزا صاحب کے خاندان سے اور آپ کی اولاد سے ہی ہو۔ چنانچہ خلیفہ اوّل ایک ایسے صاحب ہوئے جن کا میرزا صاحب کے خاندان سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر بہت ممکن تھا کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول کے بعد بھی کوئی اور صاحب خلیفہ ہو جاتے‘‘۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ’’چنانچہ اس موقعہ پر بھی مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور خلافت کے لئے امیدوار تھے لیکن اکثریت نے میرزا بشیر الدین صاحب کا ساتھ دیا اور اس طرح آپ خلیفہ مقرر ہو گئے‘‘۔

لکھتے ہیں ’’اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے میرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے،

الیس اللہ بکاف عبدہ
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر:0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

اُس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھےلیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے۔اورہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقع ایسا ثابت ہوا ہے کہ اُس نے ایک عالم میں تغیر پیدا کر دیا ہے‘‘۔

(رسالہ ’’خلیفہ قادیان‘‘ طبع اول صفحہ 7-8۔از ارجن سنگھ ایڈیٹر’’رنگین‘‘ امرتسر۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 287-288 مطبوعہ ربوہ)

پسرِ موعود سے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ ’’وہ اولوالعزم ہوگا‘‘ اور یہ کہ ’’وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘۔ چنانچہ ہندوستان کے نامور صحافی خواجہ حسن نظامی دہلوی (1878-1955) اپنی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

’’اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں اُن کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جواں مردی کو ثابت کر دیا۔اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل وفہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں،یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں‘‘۔

(اخبار’’عادل‘‘ دہلی۔24/اپریل1933ءبحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288 مطبوعہ ربوہ)

پھر پسرِ موعود کے متعلق ایک اہم خبر یہ دی گئی تھی کہ ’’وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا‘‘۔ یہ پیشگوئی جس حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی اُس نے انسانی عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہےاور تحریکِ آزادی کشمیر اس پر گواہ ہے کیونکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کا سہرا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سر ہے۔یہ مشہور کمیٹی حضور کی تحریک اور ہندو پاکستان کے بڑے بڑے مسلم زعماء مثلاً سر ذوالفقار علی خان، علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال، خواجہ حسن نظامی دہلوی، سید حبیب مدیر اخبار سیاست وغیرہ کے مشوروں سے 25/جولائی 1931ء کو شملہ میں قائم ہوئی۔اور اس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سونپی گئی تھی اور آپ کی کامیاب قیادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانانِ کشمیر جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم ہو کر غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے،ایک نہایت قلیل عرصے میں آزادی کی فضا میں سانس لینے لگے۔اُن کے سیاسی اور معاشی حقوق تسلیم کئے گئے۔ریاست میں پہلی دفعہ اسمبلی قائم ہوئی اور تقریر و تحریر کی آزادی کے ساتھ انہیں اس میں مناسب نمائندگی ملی،جس پر مسلم پریس نے حضرت مصلح موعود کے شاندار کارناموں کا اقرار کرتے ہوئے آپ کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ:

’’جس زمانہ میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اُس زمانہ میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا، انہوں نے کام کی کامیابی کو زیرِ نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔اُس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّتِ مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا‘‘۔

(سرگزشت صفحہ 293 از عبدالمجید سالک۔اخبار’’سیاست‘‘18/مئی 1933ء۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289 مطبوعہ ربوہ)

عبدالمجید سالک صاحب تحریکِ آزادی کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

’’شیخ محمد عبداللہ (شیرِ کشمیر) اور دوسرے کارکنانِ کشمیر مرزا محمود احمد صاحب اور اُن کے بعض کارپردازوں کے ساتھ......اعلانیہ روابط رکھتے تھے۔اور ان روابط......کی بنا محض یہ تھی کہ مرزا صاحب کثیر الوسائل ہونے کی وجہ سے تحریکِ کشمیر کی امداد کئی پہلوؤں سے کر رہے تھے اور کارکنانِ کشمیر طبعاً اُن کے ممنون تھے‘‘۔

(’’ذکر اقبال‘‘ صفحہ 188۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289 مطبوعہ ربوہ)

علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی مشہور تفسیرِ کبیر کا جب مطالعہ کیا تو آپ کی خدمت میں خط لکھا کہ:

’’تفسیرِ کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل ونقل کو بڑے حُسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔آپ کی تبحرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ آپ نے هٰـؤُلَاءِ بَنَـاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے،اُس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے‘‘۔(یہ 1963ء میں لکھا ہے)

(الفضل 17/نومبر 1963ء۔صفحہ 3۔بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون ، جولائی 2008ء صفحہ 324-325)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی جو خود بھی مفسرِ قرآن تھے اور’’صدقِ جدید‘‘ کے مدیر تھے۔حضور کی وفات پر انہوں نے لکھا کہ:

’’قرآن اور علومِ قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی، اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں، اُن کا اللہ انہیں صلہ دے۔علمی حیثیت سے قرآنی حقائق ومعارف کی جو تشریح وتبیین اور ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند وممتاز مرتبہ ہے‘‘۔

(بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون، جولائی 2008ء صفحہ 325)

پس یہ مَیں نے پیشگوئی کے پس منظر کا، پیشگوئی کا اور اس کا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں پورا ہونے کا مختصر بیان کیا ہے۔

آپ کے علمی کارنامے ایسے ہیں جو دنیا کو نیا انداز دینے والے ہیں جس کا دنیا نے اقرار کیا، جس کے چند نمونے میں نے پیش کئے ہیں۔معاشی، اقتصادی، سیاسی، دینی، روحانی سب پہلوؤں پر آپ نے جب بھی قلم اٹھایا ہے یا تقریر کے لئے کھڑے ہوئے ہیں، یا مشوروں سے امتِ مسلمہ یا دنیا کی رہنمائی فرمائی تو کوئی بھی آپ کے تبحرِ علمی اور فراست اور ذہانت اور روحانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔آپ مصلح موعودؓ تھے، دنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا، جس میں روحانی، اخلاقی اور ہر طرح کی اصلاح شامل تھی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ کا باون سالہ دورِ خلافت تھا اور آپ نے خطباتِ جمعہ کے علاوہ بے شمار کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔تقاریر بھی فرمائیں، جن کو جب تحریر میں لایا گیا یا لایا جا رہا ہے تو ایک عظیم علمی اور روحانی خزانہ بن گیا ہے اور بن رہا ہے۔فضلِ عمر فاؤنڈیشن جو آپ کی وفات کے بعد قائم کی گئی تھی، خلیفۃ المسیح الثالث نے قائم فرمائی تھی۔وہ آپ کا سب مواد جو ہے کتب کی صورت میں شائع کر رہی ہے اور آج تک اس پر کام ہو رہا ہے۔ اب تک خطبات کے علاوہ اکیس جلدیں آ چکی ہیں جو انوار العلوم کے نام سے مشہور ہیں۔اور یہ ہر جلد جو ہے کم از کم چھ سو، سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مَیں کہتا ہوں کہ اپنے کام میں تیزی پیدا کریں۔ان کو اشاعت کے اس کام کو جو وہ اردو میں اکٹھا جمع کر رہے ہیں، جلد از جلد ختم کرنا چاہئے پھر اس کا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں شائع کرنا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام زبانوں کو چند زبانوں میں جمع کر کے ہمارے لئے کام آسان کر دیا ہے۔بے شمار زبانیں ہیں لیکن چند مشہور زبانوں نے تقریباً دنیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ آپ کی مراد تھی کہ اردو عربی کے علاوہ انگلش، جرمن اور فرنچ زبانیں جو ہیں وہ مختلف علاقوں میں تقریباً دنیا میں اکثر بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔تو اگر ان میں ترجمہ ہو جائے تو نوّے فیصد آبادی تک ہمارا پیغام پہنچ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی بعض کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے، لیکن ابھی بہت سی کتب ایسی ہیں جن کا دنیا کی علمی، روحانی پیاس بجھانے کے لئے دنیا تک پہنچنا ضروری ہے۔ابھی تک تو یہ ترجمہ جو ہے وہ دوسرے ادارے کر رہے ہیں، فضلِ عمر فاؤنڈیشن نہیں کر رہی۔لیکن اصل کام تو یہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہے۔اگر پہلے نہیں بھی تھا تو مَیں اب ان کو اس طرف توجہ کرواتا ہوں۔ کیونکہ جماعت کے دوسرے ادارے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف پہلے توجہ کریں گے اور کر رہے ہیں۔ساتھ ساتھ جس حد تک ممکن ہوتا ہے حضرت مصلح موعود کی کتب بھی ترجمہ ہو رہی ہیں اور جماعتی لٹریچر بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ بہرحال فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو بھی اپنے کام میں وسعت پیدا کرنی چاہئے۔حضرت مصلح موعود کی ان کتابوں کے ترجمے نہ ہونے کی وجہ سے، بعض لوگوں نے سرقہ بھی کر لیا۔آپ کی کتب لے کے نقل کر لیں۔اپنے نام سے ترجمہ کر کے شائع کر دیں۔ چنانچہ ابھی مجھے عربی ڈیسک کے ہمارے ایک مربی صاحب نے بتایا کہ منہاج الطالبین جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ایسی کتاب ہے جو اخلاقیات اور تربیت پر ایک معرکۃ الآراء کتاب ہے، اس سے مواد لے کر ایک صاحب نے اس کو عربی میں اپنی کاوش کے نام سے شائع کر دیا جن کو اردو بھی آتی تھی۔ جبکہ اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ’’مَیں نے اس مضمون پر غور کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا جدید مضمون میری سمجھ میں آیا ہے جس نے اخلاق کے مسئلے کی کایا پلٹ دی ہے‘‘۔

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 صفحہ 179 مطبوعہ ربوہ)

پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اَور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔اس پیشگوئی

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

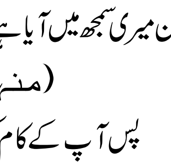

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کے بعد مَیں ایک حاضر جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ قانتہ آرچرڈ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب آرچرڈ مرحوم کا ہے جو 16 رفروری 2011ء کو اکاسی سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ آپ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پوتی، حضرت خلیفہ علیم الدین صاحب کی بیٹی اور حضرت امّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی تھیں جو حضرت امّ ناصر خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی حرم تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، بہت سادہ مزاج اور صابر شاکر خاتون تھیں ۔ یہ غریب پرور تھیں۔ مہمان نواز تھیں۔ خلافت سے انتہا محبت رکھنے والی تھیں۔ مخلص خاتون تھیں۔ تعلق باللہ اور توکل الی اللہ آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ آپ نے اپنے واقفِ زندگی شوہر کے شانہ بشانہ بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ ٹرینیڈاڈ اور گیانا میں لجنہ کی سرگرم رُکن اور لجنہ اماء اللہ سکاٹ لینڈ کی دس سال سے زائد صدر لجنہ رہیں۔ لجنہ اور ناصرات کی تعلیم وتربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ چار بچے تو مَیں جانتا ہوں جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں۔ اور کافی حد تک جماعتی خدمت کرنے والے ہیں۔

بشیر آرچرڈ صاحب نے انڈیا میں ملٹری ڈیوٹی کے دوران اسلام قبول کیا تھا اور پھر 1945ء میں قادیان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور جماعت میں شامل ہوئے۔ 1946ء میں زندگی وقف کر کے پہلے انگریز مبلغ بننے کا شرف حاصل کیا تھا۔ ان کی اہلیہ کا انتخاب بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بذاتِ خود فرمایا تھا۔ ویسٹ انڈیز اور سکاٹ لینڈ، آکسفورڈ میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دیں۔ جب آپ احمدی ہوئے ہیں تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ پہلے تو میرا خیال نہیں تھا کہ انگریزوں میں اسلام کی طرف رجحان ہوگا لیکن ان کو دیکھ کر مجھے خیال پیدا ہوا ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انگریزوں میں بھی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور وہ اسلام قبول کریں گے، انشاء اللہ۔ بہر حال اپنے میاں کے ساتھ انہوں نے بڑی وفا کے ساتھ ہر جگہ جماعتی خدمات ادا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ان کے سب بچوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ☆☆☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 رفروری 2011ء میں شہداءِ انڈونیشیا کے ذکرِ خیر میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’پس دعاؤں اور صبر کے ساتھ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی طاقت بھی عطا فرمائے اور شریر لوگوں کا خاتمہ فرمائے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے اور دشمنوں کی پکڑ کرے۔ ہمارے مخالفین کی ہمارے سے کوئی ذاتی دشمنی تو ہے نہیں، یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دشمنی ہی کی وجہ سے ہو رہا ہے جو ہم احمدیوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس کی اب ہر جگہ انتہا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دشمن کو عبرت کا نشان بنائے اور جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقدر نہیں ہے اُن کے جلد پکڑ کے سامان بنائے۔

جو زخمی ہیں اُن کے لئے بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے۔ تین زخمی ابھی ہسپتال میں ہیں جبکہ دو فارغ کر دیئے گئے ہیں جن کی صحت ٹھیک ہے اللہ کے فضل سے۔

انڈونیشین احمدیوں کو بھی مَیں خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام احمدیوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مجھے مختلف خطوط آ رہے ہیں جن میں آپ لوگوں کے لئے فکر اور پریشانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ ظلم کے نظارے جو وہاں دکھائے گئے ہیں مختلف ویب سائٹس وغیرہ پر، اس نے ہر احمدی کو ایک درد اور تڑپ میں مبتلا کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ آپ کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے آئندہ ہر احمدی کو بچائے اور دشمن کے منصوبے انہی پر لوٹائے‘‘۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 25 رفروری 2011ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجّہ ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت مولانا برہان الدینؓ کی وفات کے بعد ان جیسے علماء اور خدّامِ دین تیار کرنے کے لئے "شاخِ دینیات" کی بنیاد رکھی جو بعد میں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کہلائی۔ اب تک اس ادارے سے سینکڑوں مبلّغ تیار ہو کر اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کرتے رہے ہیں اور ہنوز کر رہے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعودؑ کا مذکورہ بالا مقصد کماحقہ تب ہی پورا ہو سکتا ہے جب کہ امراء کرام، صدر صاحبان و مبلغین کرام خدمت دین کا جزبہ رکھنے والے اور اعلی دینی علوم حاصل کرنے کی استعداد و قابلیت رکھنے والے طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے بھجوائیں۔

شرائط داخلہ : جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درجہ ذیل شرائط ہیں۔

ا۔ درخواست دہندہ نے کسی بھی حکومتی یا سرکاری بورڈ سے میٹرک Second Devision میں پاس کیا ہو نیز انگریزی اور حساب کا مضمون یقینی طور پر پاس کیا ہو اور داخلہ کے وقت طالبِ علم کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو اور غیر شادی شدہ ہو۔

۲۔ 2+ اور B.A پاس کر کے داخلہ لینے والے طالبِ علم کی عمر میں رعایت دی جائیگی۔

۳۔ جامعہ میں داخلہ کا امتحان پاس کرنے کے بعد نور ہسپتال قادیان کے ماہر ڈاکٹر صاحبان کی ایک کمیٹی ہر طالبِ علم کا مکمل طبّی معائنہ کریگی۔ انکی طرف سے مثبت رپورٹ ملنے پر ہی ان کا داخلہ ہوگا۔ اگر دورانِ تعلیم بھی ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے طالبِ علم کی صحت کے متعلق منفی رپورٹ موصول ہوئی تو اس کا داخلہ بھی منسوخ کر دیا جائے گا۔

۴۔ داخلہ کے لئے قادیان آنے کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔ داخلہ کے امتحان میں فیل ہو جانے یا کسی ڈاکٹر صاحب کی طرف سے منفی رپورٹ ملنے پر واپس جانے کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۵۔ داخلہ کیلئے آتے وقت قادیان کے موسم کے مطابق گرمی اور سردی کے کپڑے ساتھ لائیں۔ اسی طرح پنجاب کی گرمی اور سردی کے مطابق بستر، لحاف وغیرہ ساتھ لائیں۔

۶۔ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تحریری امتحان مورخہ 16 جولائی 2011ء بروز ہفتہ ہو گا۔ لہٰذا داخلہ لینے والے طلباء پرنسپل جامعہ احمدیہ کو خط لکھ کر جلد از جلد فارم منگوالیں۔ پھر اس فارم کی تکمیل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفیکٹ) صدر اور امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ کو 30 جون 2011ء تک بذیعہ رجسٹری ڈاک بھجوادیں۔ فارم ہر لحاظ سے مکمل اور درست اور سندات قواعد کے مطابق پائے جانے پر تحریری امتحان کیلئے قادیان بلایا جائے گا۔ یہ اطلاع بذریعہ ٹیلیفون کی جا سکتی ہے۔ رابطہ کیلئے اپنا ٹیلیفون نمبر ضرور لکھیں۔

نصاب برائے داخلہ ٹیسٹ: (1) قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفّظ کے ساتھ آنا ضروری ہے۔ (2) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی یاد ہوں۔ (3) دینی معلومات: "نصاب وقفِ نو" (دفتر وقفِ نو کی طرف سے 15-16 سال کی عمر کیلئے جو شائع شدہ ہے) (4) انگریزی کا ٹیسٹ میٹرک کے میعار کا ہوگا۔ (5) اردو چونکہ بہت سے صوبوں میں پڑھائی نہیں جاتی اور نہ بولی جاتی ہے اس لئے داخلہ کیلئے اردو جاننا ضروری نہیں۔ البتّہ طالب علم کے جائزہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ میں اردو کا امتحان بھی لیا جائیگا۔

ضروری نوٹ: ہندوستان کے تمام علاقہ جات میں میٹرک کے امتحان مکمّل ہو چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ امتحان 16 جولائی 2011ء کو ہوگا لہٰذہ اس عرصہ میں خواہشمند اُمّید وار مقامی مبلّغ و معلّم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اُردو روانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھتے رہیں۔

داخلہ برائے حفظ قرآنِ مجید: جامعہ احمدیہ قادیان میں مدرسہ تحفیظ القرآن بھی قائم ہے۔ اس کا تعلیمی سال بھی 16 جولائی سے شروع ہوتا ہے اس میں داخلہ لینے کیلئے درج ذیل شرائط ہیں۔

(1) امّید وار کی عمر دس سال سے کم نہ ہو۔ (2) کم از کم پانچویں پاس ہو۔ (3) امیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفّظ سے پڑھنا آتا ہو۔ (4) قوّتِ حافظہ کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔ مثلاً کچھ حصّہ ایک معین عرصہ میں یاد کرنے کیلئے بچے کو دیا جائے گا۔ ان شرائط پر پورا اُترنے والے بچہ کا داخلہ ہوسکیگا، بصورتِ دیگر بچے کو واپس جانا ہوگا۔

نوٹ: داخلہ سے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔ داخلہ فارم منگوانے اور پھر واپس بھجوانے اور دیگر معلومات کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

Principal Jamia Ahmadiyya, P.O:Qadian,
Distt.Gurdaspur, Punjab Pin-143516
(M)9876376447(H) 01872-221647(o) 01872-223873,Tel:

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

ٹیری جان کے نام کھلا خط

(عبدالسمیع خان۔ایڈیٹرالفضل ربوہ)

ٹیری جونز! تو نے 21 مارچ 2011ء کوامریکہ میں قرآن کریم کو جلایا۔تو نے قرآن کریم کا تو کوئی نقصان نہیں کیا کیونکہ وہ خدائے قادر کی حفاظت میں ہے۔ہاں تو نے لاکھوں کروڑوں سینوں کوجلا دیا۔تو نے ان کے دلوں پروہ چرکہ لگایا ہے جس کا کوئی مداوا نہیں۔

کیا دنیا کے قوانین اور ہتک عزت کے قواعد کے تابع کروڑوں انسانوں کے جذبات کے خون کا بدلہ خون نہیں۔کیا امریکہ میں لوگ معمولی لڑائیوں پر ایک دوسرے کوقتل نہیں کردیتے۔کیا ذرا ذرا سی خانگی لڑائی پر میاں بیوی ایک دوسرے پر سخت تشدد نہیں کرتے اور بہت سے ایک دوسرے کو مار نہیں دیتے۔ پھر کروڑوں جذبات کا خون کرنے کے بعد کونسی چیز تمہارا خون کرنے میں مانع ہے۔قرآن اور صرف قرآن۔ یہ قرآن کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں تمہاری زندگی بخش دی ہے۔ اس نے اپنے ماننے والوں کو یہی تعلیم دی ہے کہ وہ عفو اور درگزر کو اپنا شعار بنائیں۔سخت جانی دشمنوں پر بھی احسان کریں۔ برائی کا بدلہ نیکی سے دیں اور کبھی جذبات بے قابو ہونے لگیں تو قانون کو ہاتھ میں نہ لیں اور بدلہ لیتے ہوئے بھی انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں۔

تم نے قرآن جلانے سے پہلے اپنے حمایتی انتہا پسندوں کی عدالت لگائی۔خود ہی وکیل خود ہی گواہ اور خود ہی جج بن گئے اور انصاف کے منہ پر تھپڑ مارا۔کیا یہی تمہارے ساتھیوں کی روایات ہیں؟

کیا طرفہ تماشا ہے کہ یہ سب تو امن کے داعی ہیں اور قرآن نعوذ باللہ دنیا میں فساد پھیلا رہا ہے جو رب العالمین اور رحمۃ للعالمین کے پیغام سے معمور ہے۔

پچھلے 4 سو سال میں یورپ میں جنگوں کی تفصیل مغرب ہی کے ایک عالم اریک فرام نے اپنی کتاب The Anatomy of Destructiveness میں دی ہے اس کے مطابق 2659 جنگیں ہوئیں۔جن میں 1800ء تا 1899ء تک 251 اور 1900ء تا 1940ء ۔ 892 جنگیں ہوئیں جن میں کروڑوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے کیا یہ سب قرآن حکیم کی تعمیل میں تھا۔ یہ سب جنگیں عیسائیوں کے مابین ہوئی تھیں۔

قرآن نے تو جنگی قیدیوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا اور مسلمانوں نے کسی جنگی قیدی کو ناجائز تکلیف نہیں پہنچائی۔ کسی جنگی قیدی کو سوائے اکا دکا شدید مجرموں کے قتل نہیں کیا بلکہ ان کے ساتھ مہمانوں کا سلوک روا رکھا گیا کسی کی رسیاں سختی سے باندھنے کی وجہ سے کراہوں کی آواز آ رہی تھی تو سب کی رسیاں ڈھیلی کردی گئیں یہی وجہ تھی کہ اسلامی غزوات کے اکثر جنگی قیدی جلد یا بدیر مسلمان ہوگئے۔ سر ولیم میور کا بیان ہی پڑھ لو۔

''محمد (ﷺ) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا؛ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وہ ہم کو سوار کرتے تھے اور آپ پیدل چلتے تھے۔ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑ رہتے تھے۔اس لئے (میور صاحب لکھتے ہیں) ہم کو یہ معلوم کرکے تعجب نہ کرنا چاہئے کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کے اثر کے نیچے مسلمان ہوگئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا گیا ...... جو قیدی اسلام نہیں لائے ان پر بھی اس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا''۔

مشہور مستشرق سٹینلے پول فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے

''اب وقت تھا کہ پیغمبر (ﷺ) خونخوار فطرت کا اظہار کرتے۔آپؐ کے قدیم ایذاء دہندے آپؐ کے قدموں میں آن پڑے ہیں۔کیا آپؐ اس وقت بے رحمی اور بے دردی سے ان کو پامال کریں گے۔سخت عذاب میں گرفتار کریں گے یا ان سے انتقام لیں گے؟ یہ وقت اس شخص کے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہونے کا ہے۔اس وقت ہم ایسے مظالم کے پیش آنے کی توقع کر سکتے ہیں جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور جن کا خیال کرکے اگر ہم پہلے سے نفرین وملامت کا شور مچائیں تو بجا ہے مگر یہ کیا ماجرا ہے کیا بازاروں میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی؟ ہزاروں مقتولوں کی لاشیں کہاں ہیں؟ واقعات سخت بے درد ہوتے ہیں، کسی کی رعایت نہیں کرتے اور یہ ایک واقعی بات ہے کہ جس دن محمد ﷺ کو اپنے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی وہی دن آپؐ کی اپنے نفس پر فتح حاصل کرنے کا دن تھا۔قریش نے سالہا سال تک جو کچھ رنج اور صدمے دیئے تھے اور بے رحمانہ تحقیر و تذلیل کی مصیبت آپؐ پر ڈالی تھی۔آپؐ نے کشادہ دلی کے ساتھ ان تمام باتوں سے درگزر کی اور مکہ کے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دے دیا''۔

(انتخاب قرآن مقدمہ ص 67)

قرآن تو سب دشمن قوموں کو بھی قدر مشترک پر اتحاد کی تعلیم دیتا ہے۔اب بتاؤ دہشت گرد کون ہے۔

قرآن تو غلام بنانے کی ممانعت کرتا ہے۔سابقہ غلاموں کی آزادی کی تعلیم دیتا ہے اور ایسے اعلیٰ اخلاق دکھانے کی تعلیم دیتا ہے کہ غلام آزادی کے بعد بھی اپنے محسن آقاؤں کا دامن چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام زید کو آزاد کر دیا مگر اس نے اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور یہی ریت قریباً سب سابقہ غلاموں کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے 63 غلام خرید کر آزاد کئے۔آپ کے مقرب ساتھیوں اور صحابہ نے جو غلام آزاد کئے ان کی فہرست دیکھو۔

حضرت عائشہؓ نے 67 غلام آزاد کئے۔

حضرت عباسؓ نے 70 غلام آزاد کئے۔

حکیم بن حزام نے 100 غلام آزاد کئے۔

عبداللہ بن عمرؓ نے 1 ہزار غلام آزاد کئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے 3 ہزار غلام آزاد کئے۔

حضرت عثمان بن عفان نے 20 ہزار غلام آزاد کئے۔

حضرت ذوالکلاع الحمیر ی نے 8 ہزار غلام آزاد کئے۔

کل میزان 32 ہزار 320

دوسری طرف امریکہ نے دنیا میں غلامی کو رواج دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے وہ غلامی جس کا آغاز برطانیہ میں 1630ء میں ہوا تھا اس نے امریکہ میں نہایت بھیانک زندگی کا سامنا کیا۔

تاریخ کے مطابق امریکہ میں پہلا غلام جیمز ٹاؤن ورجینیا میں 1619ء میں فروخت ہوا اور پھر غلاموں اور ریڈ انڈیز پر جس طرح سینکڑوں سال ظلم و ستم ڈھائے گئے شاید فرعون کا ریکارڈ بھی اس کے سامنے بے بس نظر آتا ہے۔ان سے صدیوں بیگار لی گئی اور انسانیت کی جس طرح تذلیل کی گئی اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

کیا اب بھی تم قرآن کو دوش دوگے۔

ٹیری جونز! قرآن تو وہ کتاب ہے جو تمام پیشوایان مذاہب کی تعظیم کی تعلیم دیتا ہے۔تمام نبیوں کی حرمت قائم کرتا ہے۔اگر قرآن یسوع مسیح کی پاکیزگی بیان نہ کرتا تو دنیا کے لئے انہیں سچا اور پاکباز نبی تسلیم کرنے کا کوئی ثبوت نہ تھا کیونکہ یہود کے الزامات نے ان کا دامن داغدار کر رکھا تھا۔پس جس یسوع مسیح کے نام پر تم قرآن کی بے حرمتی کر رہے ہو وہی قرآن ہے جو مسیح کو خدا کے پیاروں میں داخل کرتا ہے اور الزام لگانے والے یہودیوں کو لعنتی قرار دیتا ہے۔

یہ قرآن ہی ہے جس نے صدیوں سے برسرپیکار عربوں کو اکٹھا کیا۔انہیں محبت کے رشتوں میں باندھا۔جو معمولی تلخی پر اور گھوڑا آگے بڑھانے پر سالوں خون بہاتے تھے وہ دوستی کے نئے ریکارڈ قائم کرنے لگے۔

عیسائیوں نے صدیوں عیسائیوں پر جو مظالم روا رکھے وہ آج بھی چلّو بھر پانی میں ڈبونے کے لئے کافی ہیں۔ پھر سپین سے مسلمانوں کے اخراج کے بعد جو قیامت خیز مظالم ڈھائے گئے ان سے روح فنا ہونے لگتی ہے۔مسلمانوں کی تو ساری تاریخ غیر مسلموں کے ساتھ امن، رواداری اور صلح پر مبنی ہے تبھی تو غیر خواہش کرتے تھے کہ مسلمان ان پر حکمرانی کریں۔

قرآن نے دنیا کو تہذیب سکھائی۔ حیوانوں کو انسان بنایا اور انسانوں کو باخدا اور پھر خدا نما بنایا۔تحت الثریٰ میں گرے ہوئے لوگوں کو ہمدوش ثریا کر دیا۔

قرآن نے ابن آدم کو اعلیٰ اخلاق سکھائے۔ نچلے درجہ سے لے کر مکارم اخلاق کی تعلیم دی۔لاکھوں انسان ایسے پیدا کئے جو اپنے زمانہ میں تقدیس اور عظمت کی معراج تھے۔

قرآن کی بدولت مسلمانوں نے دنیا کو نئے علوم سے روشناس کرایا۔ یہ تمام سائنسی ایجادیں جن پر تم فخر کر رہے ہو ان کی بنیادیں مسلمانوں کے ہاتھوں ڈالی گئیں۔ سائنسی ترقیات کی فلک بوس عمارتوں کی پہلی اینٹ مسلمانوں نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور قرآن کی روشنی میں رکھی۔

آج تم قرآن کے مرہون احسان ہونے کی بجائے اسے جلاتے اور اس کی بے حرمتی کرتے ہو۔ کاش تمہیں عقل اور فراست نصیب ہو۔ہم تو قرآن کی تعلیم کے مطابق تم سے پھر بھی ہمدردی ہی رکھتے ہیں۔ خدا کے غضب سے ڈرو جس کے حضور تم نے پیش ہونا ہے۔ وہ خدا کا مقدس کلام ہے جس کے ساتھ لاکھوں فرشتے حفاظت پر معمور ہیں۔اسی نے یہ پیشگوئی بھی کر رکھی ہے کہ قرآن کی توہین کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔مگر خدا کی طرف سے شہاب ثاقب ان کو ملیامیٹ کرنے کے لئے موجود ہوں گے۔ یہ شہاب آسمانی عذاب بھی ہو سکتے ہیں اور خدا کے وہ پاک بندے بھی جو خدا کی طرف سے قرآن کی خدمت پر مقرر ہیں۔

پس ہمارا کام تو تمہیں سمجھانا تھا۔ کاش تمہیں ہدایت نصیب ہو۔

یہ درست ہے کہ امریکہ کے سارے لوگ قرآن کی توہین نہیں کرتے۔ بہت کثرت سے وہ بھی ہیں جو قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ دیکھتے ہیں ان کے اقوال کو حرز جان بناتے ہیں ان کے کلام میں جو سائنسی سچائیاں مضمر ہیں ان کی تصدیق اور تائید کرتے ہیں۔

یہ سب لوگ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں خدا کی رحمت کے سزاوار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کی راہوں پر چلاتا رہے۔

اختلاف رائے کرنا ہر ایک کا حق ہے مگر اس کو ظلم اور تعدی اور فساد کے مقام پر پہنچا دینا یہ ظالموں اور بے راہرووں کا وطیرہ ہے۔تم قرآن پر جائز اور باعزت طریق سے اعتراض کرو ہم اس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہیں مگر تم نے جو آگ لگانے کا طریق اختیار کیا ہے یہ تو دنیا میں نئے فساد کو جنم دے گا۔کیا ہر مذہب کے لوگ دوسروں کی مقدس کتب جلانی شروع کر دیں۔قرآن کو انتہا پسندی کا الزام دیتے ہو مگر خود ظلمت وعصیان میں حد سے آگے نکل رہے ہو۔

خدا تمہیں مزید ظلم سے بچائے رکھے اور تمہیں سچائی دیکھنے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔آمین

رابطہ کے لئے: امام شمشاد احمد ناصر

مسجد بیت الحمید، چینو

Tel: 909 636 8332

www.alislam.org

www.mta.tv

☆☆☆☆☆☆

ختم نبوت کا محافظ کون؟

(محمد حمید کوثر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں :

’’اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔‘‘ (تحذیرالناس صفحہ 34)

اللہ تعالیٰ کا حفاظتی طریق

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو کامل و مکمل کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشادفرمایا: اَلیومَ اَکملتُ لکم دینکم (المائدۃ5-4) آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے پھر اس دین کی تجدید و حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ خاتم النبین سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰـہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّـۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِـائَـۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْـنَھَـا ۔ (ابوداوٗد۔ کتاب الملاحم) یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجا کرے گا جو کہ امت کے لئے اس دین کی تجدید کرتا رہے گا۔

تاریخ اسلام گواہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہر صدی میں مجدد بھیجے اور تیرھویں صدی ہجری کے آخر اور چوھویں صدی کے سر پر اپنے وعدہ کے مطابق سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مظہر مسیح موعود و امام مہدی (علیہ السلام) کو بھیجا۔ جس کے بارہ میں حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَالثُّرَیَّا (بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ الجمعۃ) اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو وہ اس کو پالے گا۔

چنانچہ مذکورہ وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (1250ھ / 1835ء/1326ھ- 1908ء) کو بھیجا۔ چنانچہ آپؑ نے اعلان فرمایا۔

"......... خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔ اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ تب میں نے اُس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں............"

(تذکرۃ الشہادتین- روحانی خزائن جلد20 صفحہ 3)

جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ’’بسم اللہ‘‘ کی ’’ب‘‘ سے لے کر ’’والناس‘‘ کی ’’س‘‘ تک حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ عصر حاضر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی معنوی اور روحانی حفاظت احیاء اسلام کے لئے حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ چنانچہ آپ نے تحریراً اعلان فرمایا:

1-" مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں، اور **قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں**، اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 9)

2-" میں جو مُصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب مذہب اور ملت کے جو جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم سے منکر ہیں اتمام للحجۃ شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے اُن سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دوبارہ حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اُسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلاوے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثُلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو اُن سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آ گیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض دخل دے دونگا۔" (براھین احمدیہ جلد اول صفحہ 24، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 24)۔

3-" اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلّہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا۔" (اربعین نمبر1، روحانی خزائن جلد17 صفحہ 345)۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی معنوی و روحانی حفاظت کیلئے مجددین کو بھیجا اور عصر حاضر میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو بھیجا۔ آپؑ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اس فرض کو نہ صرف ادا کیا بلکہ رہتی دنیا تک کیلئے وہ نکات و معارف تحریر فرمائے جن سے معاندین اسلام کا منہ بند ہو گیا۔ نیز ایسی جماعت قائم فرمائی جس کے افراد قرآن مجید کی تعلیم پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں آپؑ کی وفات کے بعد قرآن مجید کی آیت استخلاف اور حضرت خاتم النبین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا اور منشاء الٰہی کے مطابق حفاظت قرآن مجید کا مقدس فریضہ ادا کرتا رہے گا۔

تحفظ ختم نبوت کے ٹھیکیداروں کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ : مَـا کَـانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍمِّنْ رِّجَا لِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰـہِ وَخَـاتَمَ النَّبِیّنَ (الاحزاب :41-33) محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔

ختم نبوت کے خود ساختہ ٹھیکیدار اس آیت کے ساتھ کچھ حدیثیں بھی بیان کرتے ہیں مثلاً لا نبـی بـعـدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں) انـی آخـر الانبیاء (یعنی میں آخری نبی ہوں)۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا، وغیرہ۔ اور پھر یہ گمراہ کن نتیجہ نکالتے ہیں کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ آپ ﷺ نے نبیوں کے آنے کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ خاتم کے معنی ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کے ٹھیکیدار جواب دیں !!

ا۔ تحفظ ختم نبوت کے خود ساختہ ٹھیکہ داروں سے ہمارا سوال ہے کہ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کی وفات کے بعد ہر قسم کے نبی رسول کی آمد کا دروازہ بند ہو گیا ہے تو حضرت عیسیٰؑ جو تقریباً دو ہزار سالوں سے آسمان پر بیٹھے ہیں وہ کیسے آئیں گے ؟

سوال: کیا عیسیٰؑ کے آنے سے نبوت کی مہر پاش پاش نہیں ہوگی؟

۲۔ سرزمین مدینہ منورہ گواہ ہے کہ حضرت خاتم النبین محمد ﷺ 11ء ھجری بمطابق 636ء کو وفات پا گئے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے حجرہ مبارکہ میں دفن ہوئے اور مسلمان ہر روز آپؐ کے روضہ مُبارک پر دُعا کرتے ہیں۔

سوال :اب جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے زمین پر اتریں گے تو لا نبی بعدی (کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں) انـی آخـر الانبیـاء (یعنی میں آخری نبی ہوں) کا مطلب کیا ہوگا؟۔ سیدنا محمد ﷺ آخری نبی ہوں گے یا حضرت عیسیٰؑ جن کی آمد کا نصاریٰ بھی انتظار کر رہے ہیں؟؟؟

ان ٹھیکیداروں کا تو پتہ نہیں کیا جواب دیں؟ مگر ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی کہے گا کہ حضرت عیسیٰؑ اس روئے زمین پر آخری نبی ہوں گے۔ اور یہ ٹھیکیدار اپنے ہی مؤقف کے باعث مہر نبوت توڑنے اور اُسے پاش پاش کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔

۳۔ انہی نام نہاد علماء میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے۔ بلکہ نبوت و رسالت کے بغیر امتی بن کر آئیں گے۔ یہ تو ویسی ہی مثال ہوئی کہ کسی صوبے کے گورنر کو صدر جمہوریہ ھند دہلی بلائیں وہاں کچھ عرصہ ان کو رکھیں اور پھر کہیں کہ تم اُسی صوبے میں واپس چلے جاؤ جہاں سے آئے تھے۔ لیکن یاد رکھو وہاں گورنری کا عہدہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اور تمہارے سارے اختیارات واپس لے لئے گئے ہیں لہٰذا ایک شہری ہونے کی حیثیت سے واپس جاؤ۔ خدا کے لئے بتائیں یہ نام کا گورنر عام شہری کی حیثیت سے اس صوبے میں کیا کریگا؟؟

اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں فرمایا ہے۔ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ ،، (الصّف61-6)

اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ۔سورۃ مریم (آیت 31 میں) ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطاء کی ہے (وَجَعَلَنِی نَبِیًّا) مجھے نبی بنایا ہے۔

جس عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں نبی اور رسول لکھ چکا ہے یہ ٹھیکیدار نام نہاد محافظین ختم نبوت اُن کی نبوت و رسالت ختم کر رہیں ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ عیسیٰ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے۔

قارئین کرام!

ان ’’محافظین ختم نبوت‘‘ نے حفاظت تو کیا کرنی تھی یہ تو قرآن مجید میں ہی کھلی تحریف کر رہے ہیں حقیقت یہی ہے کہ یہی علماء جن کو حضرت خاتم النبیینؐ نے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق کہا تھا ختم نبوت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ثابت ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک ختم نبوت کی صحیح تفسیر

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ " اِنَّـہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ o فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ o لَّا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْـمُـطَھَّـرُوْنَ o،، (الواقعہ سورۃ نمبر 56 آیت 80-78) یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے ایک چھپی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

چُھونے کے اگر ظاہری معنی لئے جائیں تو قرآن مجید کو پاک ہی چھُو سکتا ہے۔ ناپاک نہیں تو عملاً یہ درست معلوم نہیں ہوتا آج یورپ امریکہ ایشیاء کے ہر ملک میں کالج یونیورسٹیوں کے پاک ناپاک طلبا، طالبات لائبریریوں سے قرآن نکالتے اس کو پڑھتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ چھونے کے ظاہری معنوں کے علاوہ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید کے اعلیٰ درجہ کے مخفی اسرار و معارف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی پاک کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن مقاصد کے پیش نظر قرآن کریم نازل فرمایا ان مقاصد کی تکمیل کے لئے وہ

پچھلے چودہ سو سال سے اپنے پاک بندے کھڑے کرتا رہا ہے وہ قرآن کریم کے معارف بیان کرتے رہے اس کی معنوی اور روحانی حفاظت کرتے رہے۔عصر حاضر میں قرآن مجید کی منشاء کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑ کر انہیں عیسائیت کے قریب کیا جارہا ہے اور یہ کہا جارہا ہے کہ: حضرت عیسیٰؑ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی طرح فوت نہیں ہوئے بلکہ ان کا رفع جسمانی ہوا ہے اور وہ دوبارہ اس روئے زمین پر نازل ہوں گے۔

آیت خاتم النبین سے غلط استدلال کر کے یہ کہا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد اب امت محمدیہ میں تو کوئی نبی نہیں آسکتا البتہ حضرت عیسیٰؑ جو صاحبِ انجیل ہیں آئیں گے ان کے آنے سے نبوت محمدیہ کی مہر نہیں ٹوٹے گی۔جو انتہائی غلط اور جہالت وگمراہی پر مبنی استدلال ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صحیح تفسیر بیان کرنے کے لئے عصر حاضر میں حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کو کھڑا کیا ہے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آیت خاتم النبین کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے وہ درج ذیل ہے۔

’’کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ بند کرتا ہے کیونکہ فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

(الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت 41)

محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔

یہ تو کہا جاتا ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا لیکن قرآن کریم کھول کر نہیں دیکھا جاتا کہ اللہ تعالیٰ خاتم النبین بفتح تا فرماتا ہے نہ بکسرِ تا۔اور خاتَم بفتح تا کے معنی مہر کے ہوتے ہیں نہ کہ ختم کر دینے کے اور مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے پس اس آیت کے تو یہ معنی ہوں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مُہر ہیں چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں خاتم النبین کے معنی نبیوں کی مہر والے نبی کے ہی کئے ہیں اور اس آیت کی تشریح میں وہ احادیث نقل کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک پر ایک مُہر نبوت تھی۔

کاش! لوگ قرآن کریم کے الفاظ پر غور کرتے تو ان کو یہ دھوکا نہ ہوتا اگر وہ یہ دیکھتے کہ اس آیت میں مضمون کیا بیان ہورہا ہے تو ان کو معلوم ہوجاتا کہ پہلے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ سلم تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور پھر اس کے بعد لٰکِنْ لاکر رسول اور خاتم النبین کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔اب یہ بات ظاہر ہے کہ لٰکِنْ ازالہء شبہ کے لئے آیا کرتا ہے اور یہ بات ہر ایک مسلمان جانتا ہے کہ پہلے فقرے سے یہی شبہ پیدا ہوسکتا ہے کہ سورۂ کوثر میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ تیرا دشمن ہی ابتر ہے تو ابتر نہیں۔اور یہاں خود تسلیم فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کی نرینہ اولاد نہ ہوگی پس اس شبہ کے ازالہ کے لئے لفظ لٰکن استعمال فرما کر بتایا کہ اس بیان سے بعض لوگوں کے دلوں میں ایک شبہ پیدا ہوسکتا ہے اس کا ہم ازالہ کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح کے گو جسمانی طور پر یہ مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں تو بھی ابتر نہیں کہلا سکتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے پس اس کا روحانی سلسلہ وسیع ہوگا اور اس کی روحانی اولاد بے انتہاء ہوگی۔پھر وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرما کر پہلے مضمون پر اور ترقی کی کہ نہ صرف بہت سے مومن اس کی اولاد میں ہوں گے بلکہ یہ نبیوں کی بھی مہر ہے اس کی مہر سے انسان نبوت کے مقام پر پہنچ سکے گا۔پس نہ صرف معمولی آدمیوں کا یہ باپ ہوگا بلکہ نبیوں کا بھی باپ ہوگا۔غرض اس آیت میں تو اس قسم کی نبوت کا دروازہ کھولا گیا ہے جو پہلے بیان ہوچکی ہے نہ کہ بند کیا گیا ہے۔ہاں اس نبوت کا دروازہ بیشک اس آیت سے بند کر دیا گیا ہے جو نئی شریعت کی حامل ہو یا بلا واسطہ ہو کیونکہ وہ نبوت اگر باقی ہو تو اس سے آپ ﷺ کی روحانی ابوّت ختم ہو جائے گی اور اس کی اس آیت میں نفی کی گئی ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اِنِّی اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ اور اسی طرح یہ فرمایا لَا نَبِیَّ بَعدِی۔پس ان احادیث کی رو سے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مگر افسوس کہ یہ لوگ آخر الانبیاء کو تو دیکھتے مگر مسلم کی حدیث میں جو اس کے ساتھ ہی وَ مَسْجِدِیْ اٰخِرُالْمَسَاجِدِ آیا ہے اسے نہیں دیکھتے اگر اِنِّی اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ کے معنی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں تو مَسْجِدِیْ اٰخِرُالْمَسَاجِدِ کے بھی یہ معنی ہوں گے کے مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد بنوائی نہیں جاسکتی لیکن وہی لوگ جو اِنِّی اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ کے الفاظ سے استدلال کر کے ہر قسم کی نبوت کی نفی کر دیتے ہیں وہ مَسْجِدِیْ اٰخِرُالْمَسَاجِدِ (صحیح مسلم جلد ا باب فضیلت صلٰوۃ بین المسجدین مکه والمدینه) کے الفاظ کی موجودگی میں نہ صرف اور مسجدیں بنوار ہے ہیں بلکہ اس قدر مسجدیں تیار کروا رہے ہیں کہ آج بعض شہروں مین مساجد کی زیادتی کی وجہ سے بہت سی مساجد ویران پڑی ہیں بعض جگہ تو مسجدوں میں بیس بیس گز کا فاصلہ بھی بمشکل پایا جاتا ہے اگر آخر الانبیاء ﷺ کے آنے کے باعث کوئی انسان نبی نہیں ہوسکتا تو آخر المساجد کے بعد دوسری مسجدیں کیوں بنوائی جاتی ہیں۔اس سوال کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ مسجدیں رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم کی ہی مسجدیں ہیں کیونکہ اُن میں اسی طریق پر عبادت ہوتی ہے جس طریق کی عبادت کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنوائی تھی۔پس بوجہ ظلیت کے یہ اس سے جدا نہیں ہیں۔اس لیے اس کے آخر ہونے کی نفی نہیں کرتیں۔یہ جواب درست ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح اِنِّی اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ کے باوجود ایسے نبی بھی آسکتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ظل کے ہوں اور جو بجائے نئی شریعت لانے کے آپ ﷺ ہی کی شریعت کے متبع ہوں اور آپ ﷺ کی تعلیم کے پھیلانے ہی کے لیے بھیجے گئے ہوں اور سب کچھ اُن کو آپ ﷺ ہی کے فیض سے حاصل ہوا ہو اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپؐ کے آخر الانبیاء ہونے میں اسی طرح فرق نہیں آتا جس طرح آپ ﷺ کی مسجد کے نمونے پر نئی مساجد کے تیار کرانے سے آپؐ کی مسجد کے آخر المساجد ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اسی طرح لَا نَبِیَّ بَعدِی کے بھی یہ معنی نہیں کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا بلکہ اس کے بھی یہ معنی ہیں کہ ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔کیونکہ بعد وہی چیز ہوسکتی ہے جو پہلی کے ختم ہونے پر شروع ہو۔پس جو نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کے لئے آئے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں کہلا سکتا۔وہ تو آپؐ کی نبوت کے اندر ہے بعد تو تب ہوتا ہے جب آپ ﷺ کی شریعت کا کوئی حکم منسوخ کرتا عقلمند انسان کا کام ہوتا ہے کہ ہر ایک مضمون پر پُورے طور پر غور کرے اور لفظوں کی تہ تک پہنچے۔غالباً انہیں لوگوں کے متعلق اسی قسم کے دھوکے میں پڑ جانے کا ڈر تھا جس کے باعث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قُولُوا اِنَّهُ خَاتَمُ الْاَنبیاءِ وَ لَا تَقُولُوا لَا نَبِیَّ بَعْدَہُ یعنی اے لوگو! یہ تو کہو کہ آپ ﷺ خاتم النبین تھے مگر یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اگر حضرت عائشہؓ کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا تھا تو آپ ﷺ نے لَا نَبِیَّ بَعْدَہ کہنے سے لوگوں کو کیوں روکا اور اگر اُن کا خیال درست نہ تھا تو کیوں صحابہؓ نے اُن کے قول کی تردید نہ کی۔پس اُن کا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کہنے سے روکنا بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی تو آسکتا تھا مگر آزاد نبی نہیں آسکتا تھا اور صحابہؓ کا آپؓ کے قول پر خاموش رہنا بتاتا ہے کہ باقی سب صحابہؓ بھی ان کی طرح اس مسئلہ کو مانتے تھے۔

افسوس لوگوں پر کہ وہ قرآن کریم پر غور نہیں کرتے اور خود ٹھوکر کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ٹھوکر کھلاتے ہیں اور پھر افسوس ان پر کہ وہ اُن لوگوں پر جو ان کی طرح ٹھوکر نہیں کھاتے غصّے ہوتے ہیں اور انہیں بے دین اور کافر سمجھتے ہیں مگر مومن لوگوں کی باتوں سے نہیں ڈرتا۔وہ خدا کی ناراضگی سے ڈرتا ہے۔انسان دوسرں کا کیا بگاڑ سکتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہ کرے گا کے اس کو ماردے گا مگر مومن موت سے نہیں ڈرتا اس کے لئے موت لقائے یار کا ذریعہ ہوتی ہے۔کاش! اگر وہ قرآن کریم پر غور کرتے تو انہیں معلوم ہوجاتا کہ وہ ایک وسیع خزانہ ہے اور ایک نہ ختم ہونے والا ذخیرہ ہے جو انسان کی تمام ضرورت کو پُورا کرنے والا ہے اس کے اندر رُوحانی ترقیات کی اس قدر راہیں بیان کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے کی کُتب میں ان کا عشر عشیر بھی بیان نہیں ہوا۔اور اگر انہیں یہ بات معلوم ہو جاتی تو وہ کنوئیں کے مینڈک کی طرح اپنی حالتوں پر خوش نہ ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرنے میں قدم مارتے اور اگر وہ لفظوں کی بجائے دلوں کی اصلاح کی قدر جانتے ظاہری علوم کے پڑھ لینے پر کفایت نہ کرتے بلکہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور اگر یہ خواہش ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتی تو پھر ان کو یہ جستجو بھی پیدا ہوتی کہ قرآن کریم نے کس حد تک انسان کے لئے ترقی کے راستے کھولے ہیں اور تب انہیں معلوم ہوجاتا کہ وہ ایک چھلکے پر خوش ہو کر بیٹھ رہے اور ایک خالی پیالہ منھ کو لگا کر مست ہونا چاہتے تھے کیا وجہ ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں لیکن ان کے دل میں کبھی خواہش نہیں پیدا ہوتی کہ وہ انعام جو اس کے اندر بیان کئے گئے ہیں ہمیں بھی ملیں۔وہ رات دن میں پچاس دفعہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ اور صِرَاطَ الَّذِینَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ پڑھتے ہیں لیکن اُن کے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ وہ کون سا انعام ہے جو ہم طلب کررہے ہیں اگر وہ ایک دفعہ بھی سمجھ کر نماز پڑھتے تو ان کا دل اس فکر میں پڑجاتا کہ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ اور صِرَاطَ الَّذِینَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ؟ سے کیا مراد ہے تو پھر خود بخود اُن کی توجہ سُورۂ نساء کی ان آیات کی طرف پھر جاتی کہ وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوا مَا یُوْعَظُوْنَ بِہٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًاo وَّ اِذًا لَّاٰ تَیْنٰھُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِیْمًا o وَّ لَھَدَیْنٰھُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیمًا o وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا oذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًاo (سورۃ السناء آیت :٦٧-٧١)

یعنی اگر لوگ اسی طرح عمل کرتے جس طرح ان سے کہا جاتا ہے تو ان کے لئے اچھا ہوتا اور ان کے دلوں کو یہ بات مضبوط کر دیتی اور اس صورت میں ہم ان کو بہت بڑا اجر دیتے اور ہم ان کو صراط مستقیم دکھا دیتے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر ہم نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں میں صدیقوں میں اور شہیدوں اور صلحاء میں اور یہ لوگ نہایت ہی عمدہ دوست ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ منعم علیہ گروہ کا راستہ دکھانے سے مراد نبیوں صدیقوں شہیدوں اور صلحاء کے گروہ میں شامل کرنا ہے پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی معرفت ہمیں ہدایت کی ہے کہ ہم قریباً چالیس دفعہ دن میں اس سے صراط مستقیم کے لے دعا کریں اور وہ خود صراط مستقیم کی تشریح یہ کرتا ہے کہ نبیوں، صدیقوں شہداء اور صلحاء کے گروہ میں شامل کر دیا جائے تو کس طرح ممکن ہے کہ اس امت کے لئے نبوت کا دروازہ من کل الوجوہ بند ہو۔کیا یہ ہنسی نہیں بن جاتی اور کیا اللہ

تعالیٰ کی شان تمسخر سے بالا نہیں کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ایک طرف تو ہم پر زور دے کہ مجھ سے نبیوں اور صدیقوں شہداء اور صلحاء کے انعامات مانگو اور دوسری طرف صاف کہہ دے کہ میں نے تو یہ انعام اس کیلئے روک دیا حاشا و کلاّ ! اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے اور تمام بدیوں سے منزہ ہے اگر اس نے یہ انعام روک دیا ہوتا تو وہ کبھی سورۃ فاتحہ میں منعم علیہ گروہ کے راستہ کی طرف رہنمائی کی دعا نہ سکھاتا اور پھر کبھی اس کی تشریح یہ نہ فرماتا کہ ہمارے اس رسول کی اتباع سے انسان نبیوں کے گروہ میں شامل ہوجاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سورۃ نساء کی آیت مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ہے نہ کہ مِنَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ پس اس سے یہ مراد ہے کہ اس امت کے افراد نبیوں کے ساتھ ہونگے نہ کہ نبیوں میں شامل لیکن اس اعتراض کو پیش کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ اس آیت میں صرف نبیوں کا ہی ذکر نہیں بلکہ ان کے ساتھ ہی صدیقوں، شہیدوں اور صلحاء کا ذکر بھی ہے۔ اور اگر مع کی وجہ سے اس آیت کے وہ معنی ہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں تو پھر ساتھ ہی یہ ماننا پڑے گا کہ اس امت میں کوئی صدیق بھی نہیں ہوگا بلکہ صرف بعض افراد صدیقوں کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ اور شہید بھی نہیں ہوگا صرف بعض افراد شہداء کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ اور صالح بھی نہیں ہوگا صرف کچھ لوگ صلحاء کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ اس امت کے تمام افراد نیکی اور تقویٰ کے تمام مدارج سے محروم ہونگے صرف انعام میں ان لوگوں کے ساتھ شامل کر دئے جائیں گے۔ جو پہلی امتوں میں سے ان مدارج پر پہنچے ہیں لیکن کیا کوئی مسلمان بھی اس قسم کا خیال دل میں لا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اسلام اور قرآن اور رسول کریم ﷺ کی ہتک کیا ہوگی کہ اُمت محمدؐ یہ میں سے نیک لوگ بھی نہ ہوں گے بلکہ صرف چند آدمی نیک لوگوں کے ساتھ رکھ دئے جائیں گے غرض اگر مع کے لفظ پر زور دے کر نبوت کا سلسلہ بند کیا جائے گا تو پھر اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے لئے صدیقیت اور شہادت اور صالحیت کا دروازہ بھی بند کرنا پڑے گا......''

قُرآن کریم کے شواہد کے علاوہ رسول کریم ﷺ کے کلام سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کا دروازہ یہ مطلقاً مسدود نہیں چنانچہ آنے والے مسیح کو آپؐ نے بار بار نبی کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ اگر آپؐ کے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں ہوسکتی تو آپؐ نے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر کیوں پکارا۔ (دعوۃ الامیر صفحہ:36 تا 42. مذید تفصیل دعوۃ الامیر سے مطالعہ فرمالیں۔ مصنف)

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا اعلان

قارئین کرام !! سیدنا حضرت خاتم النبین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجا اور ظلی نبوت کے مقام سے بھی سرفراز فرمایا۔ چنانچہ آپؑ تحریر فرماتے ہیں :-

'' میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلّ ہے نہ کہ اصل نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے، ایسا ہی میرا نام اُمّتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ ملا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 150 رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154)

پھر اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں :

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نُور پر فِدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے، مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(رُوحانی خزائن جلد 20 صفحہ 449)

حضرت بانی جماعت مسیح موعود و مہدی معہود ختم نبوت کے بارے میں اپنے اور اپنی جماعت کے ایمان وایقان کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لُباب یہ ہے کہ لا الٰہ الّا اللہ محمد رّسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن و خیر المرسلین ہیں''۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷)(روحانی خزائین جلد ۳ صفحہ ۱۶۸)

عقیدہ کے رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے،۔

(کشتی نُوح صفحہ 15 روحانی خزائین جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

میں مسلمان ہوں قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ کو خاتم النبین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوتِ یقین، معرفت و بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے......

(الحکم جلد ۹ صفحہ ۹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ صفحہ ۶)

ختم نبوت و بزرگان اُمت

پچھلے چودہ سو سال میں بہت سے بزرگانِ اُمت نے ''ختم نبوت'' کی تفسیر مسلمانوں کو بہت عمدہ رنگ میں سمجھائی ہے۔ ان میں سے تین بزرگانِ سلف کا مؤقف درج ذیل ہے :

1: اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت: قولوا خاتم النبین ولا تقولوا لا نبیّ بعدہٗ۔ (دُرِّ منثور فی التفسیر الماثور، زیرِ آیت مَاکَان مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَد...... جلد 5 صفحہ 386) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: (رسولِ کریم ﷺ کو) خاتم النبین تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

2: مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فکر کن در راہِ نیکو خدمتی
تا نبوت یابی اندر امتی

(مفتاح العلوم، شرح مثنوی مولانا روم، جلد 13، دفتر 5 حصہ اول صفحہ 98,152)

حسنِ خدمت کی راہ میں تدبیر کرو تا کہ تم امتی ہو کر نبوت پالو۔

3: مولانا محمد قاسم صاحب نانوتی بانی دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں :

''عوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد اور آپ ﷺ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی''

(تحذیر الناس، صفحہ 4,5)

پھر فرماتے ہیں :-

''ہاں اگر خاتمیت بمعنی اوصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمداں نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپؐ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' (تحذیر الناس صفحہ 34)

ماضی کے مخالفین احمدیت کا اعترافِ شکست

آج کل بعض شر پسند مفتّن نام نہاد علماء اور مولویوں نے اپنے آپ کو خود ہی بڑے بڑے القاب سے ملقب کر کے جگہ جگہ ''تحفظ ختم نبوت'' کے جلسے منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ جب اَور کسی عنوان کے تحت مسلمان جمع نہیں ہوتے تو اس عنوان کی تشہیر کر کے مسلمانوں کی بھیڑ کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ پھر ان جلسوں میں اللہ رسول کی تو کوئی بات ہوتی نہیں صرف جماعت احمدیہ اور اُس کے بانی علیہ السلام کے خلاف بدترین قسم کی بدزبانی کی جاتی ہے۔

یہ نام نہاد علماء اس قسم کے جلسے صرف اس مقصد سے کرتے ہیں کہ سیاسی لیڈروں کو یہ دکھا سکیں کہ ہمارے پیچھے اتنے عوام ہیں۔ اور ان سے سیاسی مفادات حاصل کئے جاسکیں۔ یا اس کے علاوہ اور کوئی سیاسی مقصد و فائدہ اُٹھانا مقصود ہوتا ہے۔

تقسیم ملک سے قبل بھی ''معاندین احمدیت'' احمدیت کو ناکام و نامراد بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ مگر اُن کے ہاتھ ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ نہ آیا۔ اور اس کا اعتراف مخالفین احمدیت نے خود کیا:

حکیم مولوی عبد الرحیم صاحب اشرف مدیر رسالہ ''المنیر'' لائلپور جو کبھی جماعت اسلامی کے سرگرم ممبر تھے جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کا اعتراف اور جماعت کے مخالفین کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولان قاضی سید لقمان منصور پوری صاحب، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولنا عبد الجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کے مخالفت میں مخلص تھے۔ اور ان کا اثر اور رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں۔ جو ان کے ہم پایہ ہیں۔ اگر چہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں اور قادیانی اخبارات اور رسائل چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔''

(المنیر لائل پوری 22 اپریل 1956ء)

آج کے مخالفین احمدیت کو ہم بطور نصیحت کہتے ہیں کہ اپنے پچھلے علماء کے انجام سے عبرت حاصل

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

کریں۔ نہ تو وہ احمدیت کو نامُراد کرنے میں کامیاب ہوئے اور نہ تم ہوسکو گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ وہ کبھی ان کو ناکام نہیں ہونے دے گا۔ اُس کا وعدہ ہے : كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۔(المجادلہ 58/22) اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

فیصلے کا آسان طریق

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مخالف علماء، مولویوں نیز معاندین احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: -

"میں نصیحتاً للہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہوکر یا الگ الگ میرے پر بدُعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں تو ضرور وہ دُعائیں قبول ہوں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دُعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دُعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہوکر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہوجائے تب بھی وہ دُعائیں سنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بدُعا کرے گا وہ بدُعا اُسی پر پڑیگی"۔ (ضمیمہ اربعین صفحہ 3,4)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

قارئین کرام!!

خلاصہ کلام یہ کہ :

1: تحفظ ختم نبوت کے نام نہاد ٹھیکیدار، اِس نام کا استعمال کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ غور کریں! ایک طرف تو کہتے ہیں حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں، دوسری طرف کہتے ہیں حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو صاحبِ انجیل تھے اور تقریباً دو ہزار سال قبل بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے آسمان سے اُتریں گے؟؟؟ اس سے بڑا دھوکہ کیا ہوسکتا ہے؟؟

2: جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ "ختم نبوت" کا حقیقی اور دائمی محافظ اللہ تعالیٰ ہے یا جس انسان کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے تحفظ کے لئے مقرر فرمائے وہ یہ خدمت بجالاتا ہے، جیسے اُس نے ہر صدی کے سر پر مجدد بھیج کر قرآن مجید کی حفاظت فرمائی۔ عصر حاضر میں اس فرض کی بجا آوری کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کو مقرر فرمایا ہے۔ اور وہی قرآن مجید اور اس میں مکتوب و مذکور عقیدہ ختم نبوت کے حقیقی محافظ ہیں۔ اگر دنیا کا کوئی انسان قرآن مجید کے ان الفاظ سے غلط مفہوم اخذ کر کے معصوم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا تو اُسے اس کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ اُس کی سازش سے عوام کو آگاہ و باخبر کیا جائیگا تاکہ کوئی اُن کے دامِ فریب میں نہ پھنس جائے۔

3: جماعت احمدیہ کا ایمان ہے کہ سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری صاحب شریعت نبی ورسول ہیں۔ شریعت محمدیہ آخری شریعت ہے۔ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک آپؐ جیسا شرعی نبی ورسول نہیں آئے گا۔ اس لحاظ سے آپؐ آخری شرعی نبی ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے بھی آپؐ خاتم النبین ہیں۔

جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ بانی جماعت احمدیہ کو وہ مسیح موعود اور امام مہدی اور ظلی نبی مانتی ہے، جن کے عصر حاضر میں آنے کے بارے میں پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی، اور ہر مسلمان کو حکم دیا تھا کہ اِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْحَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی) (ترجمہ) جب تم اسے دیکھو تو تم ضرور اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

ہر وہ مسلمان جو سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کا دعویٰ کرتا ہے اسے اطاعت رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجبور کرتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ایمان لائے اور انکی بیعت کرکے انکی جماعت میں شامل ہو ورنہ وہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے واضح حکم کی نافرمانی کا مرتکب ہوگا۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

☆☆☆
☆

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ملکی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۱۱ کو بھارت کی جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کئے گئے جن میں سے چند ایک کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

قادیان : مورخہ ۲۰ فروری کو قادیان کی مسجد اقصیٰ میں محترم منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس میں محترم شیخ مجاہد احمد شاستری ایڈیٹر بدر اور مکرم عطاء المجیب لون اُستاذ جامعہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

اسی طرح پنجاب کے سرکل پٹیالہ کے جاگو، مالاہیڑی، کامی خرد، اور سرکل لدھیانہ کے سدھانہ، مالیر کوٹلہ، کھڑال کلاں، چنگوری اور کھارا میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ منعقد کئے گئے۔

بدھیرا راجپوتاں (ہماچل پردیش) میں مورخہ ۲۵ فروری کو مسجد احمدیہ بدھیرا میں مکرم شان محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں ایک ہی تقریر مکرم نثار احمد صاحب کی تھی بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔ اسی طرح ہماچل کے ڈنگوہ، ٹھٹھل، بھیرہ ستوتر، بالوگلو، کھیڑا، بینی وال، باتھو اور شاہ تلائی کی جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ منعقد کئے گئے۔

سرینگر : مورخہ ۲۰ فروری کو سرینگر کی مسجد نور فیض آباد میں محترم ممتاز الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس میں مکرم الطاف حسین نائک اور مکرم شمیم احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اسی طرح مورخہ ۲۵ فروری کو فیض آباد (سرینگر) میں جلسہ یوم مسیح موعود بھی منایا گیا۔

بنارس (یوپی) مورخہ ۲۰ فروری کو مسجد احمدیہ بنارس میں مکرم حنیف احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا جس میں مکرم نصیر الحق صاحب اور مکرم سمیع الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں۔ اسی طرح یوپی کے سلوٹا، ایٹہ، بیگھاموں، ڈبریہ وارانسی، چندولی، ترنبدہ، چندپور، امروہہ، مدنپور، مین پوری، سونہارایٹہ، جے پی نگر، روڑکی بیراں، لوہیری وغیرہ جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کئے گئے اور تقاریر کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی۔

رام گڑھ بچورا (راجستھان) مورخہ ۲۰ فروری کو راجستھان کے رام گڑھ بچورا میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم امتیاز علی صاحب معلم نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح راجستھان کی طاخا، گرسے، مڈرپور، کھوری، چتورہ، پیرون، بچگاؤں اور پونٹھ وغیرہ جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کئے گئے۔

چھونگاں (پونچھ) مورخہ ۲۰ فروری کو پونچھ کے علاقہ چھونگاں میں مکرم محمد بشیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہؓ کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں بچوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی۔

اسی طرح راجوری کے چلاں میں بھی جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس میں مکرم داؤد احمد صاحب نے مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔

ممبئی (مہاراشٹر) مورخہ ۲۰ فروری کو جماعت احمدیہ ممبئی میں مکرم سمیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم طاہر احمد اور مکرم پرویز احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں علمی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے افراد میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح مورخہ ۲۷ فروری کو ممبئی میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا اور مہاراشٹر کے پونہ میں بھی پہلی بار جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔

بھاگلپور (بہار) مورخہ ۲۰ فروری کو بھاگلپور کی احمدیہ مسجد میں مکرم مصطفیٰ ایوب صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ منعقد کیا گیا جلسہ میں مکرم محبوب حسین صاحب اور مکرم سید عبد العزیز صاحب نے تقاریر کیں۔

گھٹیاری شریف (مغربی بنگال) مورخہ ۲۰ فروری کو صدر جماعت احمدیہ گھٹیاری کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر دو تقاریر ہوئیں بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

موسیٰ بنی مائنز (اڑیسہ) مورخہ ۲۰ فروری کو صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا اس میں مکرم نعیم احمد صاحب اور ایس کے مبارک احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر تقاریر کیں۔ اسی طرح اڑیسہ کے بھونیشور، کوٹ پلہ، بھدرک، مانکا گڑھ، سونگڑہ، اور سورو کی جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ منعقد کئے گئے۔ اسی طرح ۲۳ مارچ کو بھدرک میں جلسہ یوم مسیح موعود بھی منعقد کیا گیا۔

یادگیر (کرناٹک) مورخہ ۲۰ فروری کو یادگیر کی احمدیہ مسجد کی گراؤنڈ میں مکرم سلطان غوری صاحب زونل امیر کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں مکرم طاہر احمد اماّ پوری اور مکرم رفعۃ اللہ صاحب نے تقاریر کیں۔ اسی طرح کرناٹک کی بلاری، سورب، گولگرہ، بنگلور، بیلگام، شموگہ، گلبرگہ وغیرہ جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ منعقد کئے گئے۔

پورٹ بلیئر: مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم غلام احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں مکرم قریشی عبد الشکور صاحب اور شیخ طیب احمد صاحب نے مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

☆

ملکی رپورٹیں

رپورٹ جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

ماہ فروری مارچ میں درج ذیل جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے۔(ادارہ)

موسیٰ بنی مائنز (جھارکھنڈ)۔مورخہ 9.2.11 کو موسیٰ بنی مائنز میں مکرم محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی مذمل نیاز صاحب اور مولوی فیض خان صاحب نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

پٹیالہ (پنجاب): مورخہ 22.2.11 اور 2.3.11 جماعت احمدیہ پٹیالہ میں مکرم نیک خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں مکرم جاوید اقبال صاحب اور فاروق احمد صاحب گنائی نے تقاریر کیں۔

سورو (اڑیسہ): مورخہ 7.2.11 جماعت احمدیہ سورو اڑیسہ میں مکرم عبدالقادر صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں مکرم شرافت خان صاحب اور ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔اسی طرح جماعت احمدیہ گڑپدا، ہلدی پدا، بھدرک، تاراکوٹ وغیرہ میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

چلاّں (راجوری): مورخہ 17.2.11 کو جماعت احمدیہ چلاں راجوری میں مکرم صدر صاحب چلاں کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں محمد رزاق صاحب اور بشیر احمد محمود معلم سلسلہ نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بلاری (کرناٹک) مورخہ 27.2.11 کو جماعت احمدیہ بلاری کرناٹک میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام مکرمہ نورالنساء کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا جس میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی۔

مسعودپور (ہریانہ): ماہ فروری میں صوبہ ہریانہ کے پانچ مقامات اسرانہ، ڈوڈ، جیند، اسمٰعیل آباد اور مسعودپور میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے جس میں مکرم طاہر احمد طارق صاحب اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب اور مولوی صغیر احمد طاہر صاحب نے تقاریر کیں۔

وڈمان: مورخہ 17.2.11 کو جماعت احمدیہ وڈمان میں مکرم مسعود احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں مکرم طاہر احمد صاحب اور اور فاروق احمد صاحب نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

چھونگاں: مورخہ 16.2.11 کو جماعت احمدیہ چھونگاں میں مکرم حولدار محمد صادق صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔جس میں آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

گلبرگہ (کرناٹک): مورخہ 6.3.11 کو جماعت احمدیہ گلبرگہ میں زونل امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں مکرم عبدالرب صاحب اور مکرم رحمٰن خان صاحب نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔اسی طرح یادگیر اور گولگیرہ میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔اسی طرح جماعت احمدیہ کلور میں جلسہ پیشوایان مذاہب بھی منعقد کیا گیا۔

متھرا (یوپی): جماعت احمدیہ متھرا کے علاقہ کوٹھی، چکھن گاؤں بانی، بھکوئی، اڈنگ وغیرہ میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کئے گئے اور مقررین نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی۔

بالسو (کشمیر): مورخہ 18.2.11 کو جماعت احمدیہ بالسو میں محترم صدر جماعت بالسو کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔جس میں مکرم ظہور احمد صاحب راتھر اور مکرم سراج الدین صاحب معلم نے سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بنارس (یوپی): مورخہ 27.2.11 کو جماعت احمدیہ بنارس میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبدالنعیم اعجاز صاحب نے کی۔جلسہ میں مکرم مطلوب احمد خورشید اور مکرم تبریز احمد ظفر صاحب نے سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

ایٹہ (یوپی) مورخہ 17.2.11 کو ایٹہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم صدر جماعت ایٹہ نے کی۔جلسہ میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر مقررین نے تقاریر کیں۔اسی طرح یوپی کے سرکل مین پوری، بنارس، ڈبریہ، غازی پور، چندولی، سرجن پور، مدنپور، بیگھاموں فرخ آباد، ننگلہ گھنو وغیرہ جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

طاخا (راجستھان): مورخہ 16.2.11 کو جماعت احمدیہ طاخا میں مکرم صدر جماعت طاخا کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔اسی طرح راجستھان کے علاقہ پونچھ، بچگاؤں دھولپور، چتورا، سینی اور دیگر علاقوں میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

بلارپور (مہاراشٹر): مورخہ 20.2.11 کو مہاراشٹر کے کے سرکل بلارپور میں جلسہ سیرت النبیؐ اور جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا مشترکہ انعقاد کیا گیا جس میں آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی۔اسی طرح ساونت واڑی میں بھی جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔

گوداوری (آندھراپردیش) مورخہ 27.2.11 کو جماعت احمدیہ گوداوری میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں سیرت کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔اس میں پریس اور الیکٹرانک میڈیا نے بھی شرکت کی اور خبریں شائع کیں۔اسی طرح آندھراپردیش کے چندراپور کا ماریڈی سرم پلی اور عادل آباد میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

پٹیالہ (پنجاب) ماہ فروری میں پنجاب کے سرکل پٹیالہ کے کامی خرد۔چنار تھل۔مالا ہیڑی،اور سرکل لدھیانہ کے مالیر کوٹلہ، برنالہ، کھارا، اکبر پور کھڈال، وائے واس، کوڑہ کوراتھل، رام پورہ پھول اور جماوہ میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے اور ان میں مقررین نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی، کثیر تعداد میں حاضرین نے شمولیت کی۔

ڈنگوہ (ہماچل) مورخہ 19.2.11 کو ہماچل کے ڈنگوہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا اسی طرح جماعت احمدیہ نادون، بالوگلو، کھبلی اور بنی وال، پیغام اور سوج میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

آگرہ (یوپی) 20 تا 23 فروری کو سرکل آگرہ کی نوگاؤں، کوٹھی، ماٹی بھکوئی راٹھ اور اڈنگ وغیرہ جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے اور آپؐ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔

تیماپور (کرناٹک) مورخہ 19.2.11 کو تیماپور میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا اسی طرح سرکل کرناٹک کے بلاری، سورب، منگلور وغیرہ میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے جس میں آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

اجلاسات سیرت النبی ﷺ صوبہ اڑیسہ

مورخہ 17.2.11 تا 2.3.11 صوبہ اڑیسہ کی چودہ جماعتوں میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ان اجلاسات میں سیرت آنحضرتؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی گئیں۔

سورو: مورخہ 17.2.11 کو محترم جناب زونل امیر صاحب بھدرک کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔اس جلسہ میں گردونواح کی جماعتوں کے احباب نے بھی شرکت کی۔پانچ اخباروں اور دو ٹی وی چینلوں نے جلسہ کی خبریں نشر کیں۔

ہلدی پدا: مورخہ 18.2.11 محترم جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ ہلدی پدا کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا اور سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

گڑھ پدا: مورخہ 19.2.11 کو صدر صاحب جماعت احمدیہ گڑھ پدا کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔

بھونیشور (اڑیسہ): مورخہ 26.2.11 کو جماعت احمدیہ بھونیشور میں مکرم امیر صاحب بھونیشور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔جس میں مکرم ہارون رشید صاحب اور مکرم سید آفتاب صاحب نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اسی طرح جماعت احمدیہ بھدرک، تاراکوٹ، کرڈاپلی، پنکال، کیرنگ، نرگانگ، کیندراپاڑہ، سونگھڑہ۔کٹک وغیرہ میں بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم منیر خان صاحب آف تالبرکوٹ مورخہ 27.3.11 بعمر 85 سال وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔خصوصاً مسجد کی صفائی میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔سب کی بھلائی کے خواہاں اور ہمدرد تھے۔مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں اور نواسے پوتے وغیرہ یادگار چھوڑے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔آمین۔ (خان تالبرکوٹ)

☆☆☆

خالص
اور معیاری
زیورات کا
مرکز

الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔کراچی۔فون 629443

Peace Symposium Delhi

الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کے زیر اہتمام Peace Symposium بتاریخ 23 فروری 2011ء بفضلہٖ تعالیٰ بخیروخوبی منعقد ہوا۔ جس کی رپورٹ قارئین کیلئے پیش خدمت ہے۔

Peace Symposium کی صدارت مکرم ومحترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے فرمائی۔ اس پروگرام کی تیاری کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ دہلی نے خصوصیت سے بہت محنت کی ہے۔ اس سے قبل چونکہ اس قسم کا کوئی پروگرام دہلی میں نہیں ہوا تھا اس لئے لوگوں کو جمع کرنا بہت مشکل کام تھا۔ مکرم نورالامین صاحب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ دہلی، مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی و چند خدام نے مل کر یہ تمام پروگرام organise کیا تھا۔ یہ لوگ کئی مہینوں سے مسلسل لوگوں سے رابطہ کرتے رہے۔ اور لوگوں کو جماعت کا تعارف اور اس پروگرام کے بارہ میں بتاتے رہے۔ الحمدللہ سیدنا حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی تائید ونصرت فرمائی اور پروگرام نہایت کامیاب رہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اس کے بعد جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک Short Documentary بذریعہ Projector دکھائی گئی۔ اس Documentary میں جماعت احمدیہ کی عالمی حیثیت، خدمات، غیروں کا خراج تحسین اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف اور دنیا میں حضور انور کی امن عالم کے قیام کی کوششوں کا مختصر ذکر شامل تھا۔ آخر پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لنڈن peace symposium میں فرمودہ خطاب کا ایک excerpt بھی شامل کیا گیا۔ الحمدللہ اس Documentary سے بہت اچھا تاثر قائم ہوا۔ اس کے بعد باقاعدہ main session کا آغاز ہوا۔

☆ سب سے پہلے جناب آدیش گوئل Representative of Art of Living foundation نے تقریر کی۔ اس Foundation کے بانی شری شری روی شنکر ہیں۔ پڑھے لکھے ہندو طبقے کا اس تنظیم سے بہت تعلق ہے یہ Meditation اور بنیادی انسانی اقدار کو قائم کرنے کی بات کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ عالمی امن ایک ایسی چیز ہے جس کی ہم میں سے سب کو تلاش ہے اور ہم سب کا مقصد بھی یہی ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ یہ ایک ایسا مقصد ہے جس نے آج ہم سب کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

مذہب کے تین زاویے ہیں۔ پہلا Values دوسرا Rituals اور تیسرا Symbols ہیں۔ پہلے زاویے کے لحاظ سے تمام مذاہب کی تعلیمات ایک سی ہیں۔ تمام مذاہب بنیادی انسانی اقدار کی بات کرتے ہیں۔ اس کے بعد باقی دو چیزیں ایسی ہیں جن کا تعلق ظاہری علامات اور رسوم ورواج سے ہے۔ اور یہ ہر مذہب میں جدا جدا ہیں۔ یہ دونوں چیزیں مخصوص علاقوں طبقوں اور مختلف اوقات سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن پہلی چیز کا تعلق ہمیشگی سے ہے۔ ہم اس کی مثال ایک کیلے سے لے سکتے ہیں کہ پہلی چیز اس کیلے کا مغز ہے اور آخری دونوں اس کا قشر۔ لیکن آج ہر مذہب کے پیروکاروں نے مغز کو چھوڑ کر قشر کو پکڑ لیا ہے۔ آج ہم دنیا میں دیکھ رہے ہیں کہ مذہب کے نام پر خون بہایا جا رہا ہے۔ اگر ہم تمام مذاہب میں مشترک بنیادی اقدار لے لیں اور ظاہری اختلافات کو چھوڑ دیں تو اکثر جھگڑے ایسے ہی ختم ہو سکتے ہیں۔

☆ اس کے بعد مکرم جناب اموگھ داس Youth Preacher جو کہ ISKCON (International Society for Karishna conciousness) کے نمائندہ تھے نے تقریر کی۔ اس تنظیم کا تعلق خصوصی طور پر ہندوؤں کی Elite Class سے ہے۔ اس سوسائٹی کا بنیادی عقیدہ یہی ہے کہ کرشن ہی اصل میں خدا ہے ان کے نزدیک باقی تمام ہندوانہ رسمیں چھوڑ کر صرف کرشن کا نام لینا اور کرشن کی تعلیمات پر عمل کرنا کافی ہے۔

آپ نے کہا کہ آج میں یہاں Peace Symposium میں آکر اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھ رہا ہوں۔ ہم نے ابھی Documentary میں دیکھا کہ کسطرح سے جماعت احمدیہ عالمی طور پر اس سلسلہ میں غیر معمولی کوششیں کر رہی ہے۔ آج میں بھی کوشش کروں گا کہ اس سلسلہ میں کچھ فائدہ منداضافہ کر سکوں۔

جس نے خدا تعالیٰ کو پالیا اُس نے امن کو پالیا۔ یہی حقیقت ہے۔ آج دنیا میں جو بدامنی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں نے خدا کو نہیں پہچانا ہے۔ اور اس کا علاج یہی ہے کہ لوگ خدا کو پہچانیں۔ اگر کوئی ایسا درخت ہو جس کی شاخوں پر پتے نہ ہوں تو اگر ہم شاخوں پر پانی چھڑکیں گے تو کیا پتے آجائیں گے؟ نہیں۔ پتے تبھی آئیں گے جب کہ ہم درخت کی جڑ میں پانی دیں گے۔ اس کائنات اور تمام اشیاء کی بنیاد خدا تعالیٰ ہے۔ جماعت احمدیہ جو مختلف جگہوں پر Peace Symposium منعقد کرتی ہے دراصل وہ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرتی ہے اور خدا کی ہستی کے بارہ میں جو غلط نظریے ہیں ان کو دور کرتی ہے۔

☆ اس کے بعد جناب پروفیسر راما کرشنم پلئی صاحب Vice Chancellor Indra Gandhi Open University نے خطاب کیا۔ موصوف نے Peace کے قیام کے لئے اس پہلو کو بیان کیا کہ ہم کو زیادہ سے زیادہ تعلیم پھیلانی چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج کل کے نوجوان "Educate" تو ہو رہے ہیں لیکن Human Values نہیں سیکھ رہے ہیں تو Education میں انسانی اقدار کو ساتھ ملایا جائے۔

☆ اس کے بعد جناب وید پرتاپ ویدک Political Analyst نے تقریر کی انہوں نے بھی قیام امن کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی تقریر کا خلاصہ اس طرح سے ہے:

آپ سب کو میرا اسلام۔ یہ موضوع اتنا اچھا اور ایک اسلامی تنظیم نے اس کو منعقد کیا ہے یہ تو سونے پر سہاگہ ہے۔ اگر دماغ میں دل میں شانتی ہے تو بھائی چارا اپنے آپ آتا ہے۔ اور جب بھائی چارا ہے تو شانتی اپنے آپ آتی ہے۔ یہ دونوں آپس میں جُڑے ہوئے ہیں۔ جو برتاو آپ اپنے لئے چاہتے ہیں وہی آپ دوسروں کے ساتھ کریں۔ کوئی ایسا کام دوسرے کے لئے نہ کریں جو آپ اپنے لئے نہیں چاہتے۔ یہی فارمولا ہے امن کے قیام کا۔ امن کا خاتمہ تبھی ہوتا ہے جب کہ انسان دوسرے کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے جب وہ ہر چیز کی ملکیت چاہتا ہے۔

☆ اس کے بعد جناب پروفیسر یشپال Chancellor Jawahal Lal University, Delhi نے تقریر کی۔ موصوف ہندوستان کے مشہور سائنسدان ہیں۔ ان کی تقریر کا خلاصہ اس طرح سے ہے:

ہم سب کو فکر ہوتی جارہی ہے کہ امن کہاں جا رہا ہے۔ ہم نے سوچا تھا کہ اگر ہم سب لوگ پڑھ لکھ جائیں گے تو امن حاصل ہو جائیگا لیکن یہ بھی غلط ثابت ہوا۔ بہت سے ممالک جہاں سبھی پڑھے لکھے ہیں لیکن امن پھر بھی نصیب نہیں ہے۔ یہاں بہت سے لوگ آئے ہیں جنہوں نے مذاہب کی بات کی ہے کہ مذہب ایک ایسی چیز ہے جو امن کو قائم کر سکتا ہے مگر مجھے شک ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر مذاہب آج Brand Names بن کر رہ گئے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم آج ٹی وی پر دیکھتے ہیں Brands کی آپس میں کس قدر لڑائی ہوتی ہے۔

انسان کو ہمیشہ سے یہ فکر رہی ہے کہ ہم کون ہیں اور ہم کہاں سے آئے اور ہمارے آنے کا مقصد کیا ہے۔ بہت سی روحانی باتیں ایسی ہیں جن کی تلاش میں انسان رہا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا یہ ایسے سوال ہیں جن کا تعلق صرف مذہب سے ہی نہیں ہے بلکہ سائینس بھی انہیں کی تلاش میں ہے۔

☆ اس کے بعد مکرم عارف محمد خان صاحب Former Union Minister نے تقریر کی۔ انہوں نے یہ کہا کہ بدامنی کی وجہ مذہب نہیں ہے۔ مذہب کا تعلق انسان کی ذات سے ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کی کئی آیات کو Quote کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ قرآن یہی کہتا ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے آگے بڑھو۔ اگر مذہب کی بات کریں تو ہر مذہب امن کی بات کرتا ہے۔ ہندوستان میں جب بھی کوئی تقریب ہوتی ہے تو ایسے منتر پڑھے جاتے ہیں جن میں ہر قسم کی شانتی کی دعا کی جاتی ہے۔ اسلام کو ماننے والے یہ کہتے ہیں کہ اسلام کا تو مطلب ہی امن ہے اور خدا کی مرضی کے آگے جھک جانا ہے۔ اور باقی مذاہب میں بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔ تو پھر امن دنیا سے ندارد کیوں ہے؟ جھگڑا دین کا نہیں ہے جھگڑا اس بات کا ہے انسان حکومت کرنا چاہتا ہے۔ جہاں انسان کی اپنی خودغرضی ہے وہیں جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ تو جھگڑا مذہب کی وجہ سے نہیں ہے۔ سوامی وویکانند جی نے کہا ہے کہ

It is better to be without religion, than become part of an institutionalised religion.

مجھے لگتا ہے کہ بجائے امن تلاش کرنے کے ان وجوہات کو تلاش کرنا چاہئے جو امن کو قائم ہونے نہیں دیتیں۔

☆ اس کے بعد مکرم G.S.Randhawa جو کہ ایک مشہور Industrialist ہیں نے خطاب کیا۔ ان کا تعلق سکھ مذہب سے ہے اور ان کے بزرگوں کا تعلق قادیان سے رہا ہے اور حضرت مصلح موعودؓ سے بھی رہا ہے۔ انہوں نے جماعت کو سراہا اور اپنے تعلقات کو بیان کیا۔

☆ اس کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم قادیان نے جماعتی مؤقف پیش کیا اور حضور کی انگلش تقاریر سے مختلف اقتباسات پیش کر کے امن کے قیام کے ذرائع بیان کئے۔

☆ اس کے بعد مکرم V. M Bansal Chairman NDIM نے تقریر کی۔ موصوف نے اپنے Institute میں اس تقریب کو منعقد کرنے کے لئے مفت Auditorium دیا تھا۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ جماعت نے میرے institute کو چنا اور ایسے noble cause کے لئے ہماری جگہ استعمال ہوئی۔

☆ اس کے بعد صدارتی خطاب میں مکرم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے بیان فرمایا کہ دنیا میں اگر امن قائم ہو سکتا ہے تو اسکا راستہ ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے مذہب کی تعلیمات پر صحیح ڈھنگ سے عمل کرنا۔ مذہب نے کبھی بھی بدامنی کو نہیں پھیلایا بلکہ تمام مذاہب پیار ومحبت کا ہی سبق دیتے ہیں۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح سے اقتباسات پیش کر کے دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

الحمدللہ یہ Symposium بہت کامیاب رہا۔ اور اڑھائی گھنٹے کے اس session میں حاضرین خاموشی سے بیٹھے سبھی تقاریر سنتے رہے۔ غیر مسلم سامعین کی تعداد 200 سے زائد رہی۔ working day ہونے کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا ہمارے فنکشن میں آنا یقیناً اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

پروگرام کے بعد مسجد بیت الہادی میں معززین کیلئے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس Peace Symposium کے دوررس نتائج ظاہر ہوں۔

(ادارہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 5 May 2011 Issue No. 18

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو

آپؑ نے اپنے ارشادات میں متعدد جگہ توجہ دلائی ہے کہ احمدیت کی حقیقی روح تبھی قائم رہ سکتی ہے جب ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو

مومن جب سنتے ہیں تو سمعنا و اطعنا کا اعلان کرتے ہیں چاہے وہ انکی مرضی کے موافق ہو یا نہ ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 اپریل 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

سیّد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ بیان فرمایا ہے کہ ’’میں بھیجا گیا ہوں تا کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو‘‘ ایک احمدی جو حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کیلئے ان الفاظ کو جو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائے ہیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ ان پر غور کرنا چاہئے ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی ضرورت ہے اور تبھی وہ بیعت کا حق ادا کرنے والا بنتا ہے ورنہ تو صرف ایک دعویٰ ہے کہ ہم احمدی ہیں۔ وہ سچائی اور ایمان جو حضرت مسیح موعودؑ پیدا کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مبعوث فرمایا ہے جس سے دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے جیسا کہ آپؑ کے فقرے سے ثابت ہے کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سچائی اور تقویٰ کا زمانہ اُس وقت اعلیٰ ترین انسان کے ساتھ آیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کو دنیا میں کامل شریعت دیکر مبعوث فرمایا تھا۔ اس وقت تقویٰ سب سے زیادہ قائم ہوا۔ پس ہم احمدی جب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعودؑ کو مانا ہے تو کیا ہم نے وہ ایمان اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں جسے صحابہؓ نے اپنے اندر پیدا کیا تھا۔ کیا ہم نے اپنے دلوں میں وہ تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جس کا ذکر ہم صحابہؓ کی سیرت میں سنتے اور پڑھتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے وقت میں صحابہؓ کے اندر یہ تقویٰ پیدا کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی فقرہ کے آگے حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں ’’سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں‘‘ یعنی اصل اور بنیادی وجہ ہیں آپؑ کے وجود اور ذات کی پس جب آپؑ اپنے ماننے والوں کو یہ مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو۔ تو تقویٰ اختیار کرنے والے ہی آپؑ کے وجود کی سرسبز شاخ بن سکتے ہیں یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ایک شیریں درخت کی کچھ شاخیں زہریلا پھل دینے لگیں۔ یا سوکھی شاخیں اس کا حصہ رہیں۔ پس بہت خوف کا مقام ہے ہمیں ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ بیعت کے بعد ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ جو نئے بیعت کر کے داخل ہو رہے ہیں ان کے واقعات و حالات پڑھتا ہوں تو ایمان میں اضافہ ہوتا ہے لیکن جب ہم میں سے بعض جن کے باپ دادا جو احمدی تھے ان کے حالات کا علم ہوتا ہے تو دکھ اور تکلیف ہوتی ہے کہ انکی اولاد اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم ایسی سستیوں کی طرف تو نہیں دھکیلے جا رہے کہ کبھی خدانہ کرے خدانہ کرے واپسی کا راستہ ہی بند ہو جائے۔ یا ہم صرف نام کے احمدی تو نہیں بن رہے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ارشادات میں متعدد جگہ توجہ دلائی ہے کہ احمدیت کی حقیقی روح تبھی قائم رہ سکتی ہے جب ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ ایک احمدی چاہے وہ جتنا بھی کمزور ہو پھر بھی اس کے اندر نیکی کی رمق ہوتی ہے۔ جب احساس پیدا ہو شگوفے پھوٹنے لگتے ہیں ہر ایک کو اعمال کے پانی سے اسے سرسبز کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک احمدی کو ہمیشہ یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں نے عہد بیعت کیا ہے جس کا پورا کرنا میرا فرض ہے۔ پس جو بھی اپنے احساس کو ابھارنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو ماں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے اپنی طرف آنے والے کو دوڑ کر گلے لگاتا ہے اور ایسے لوگوں کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے سنہری موقعہ دیا ہے اور اگر ہم فائدہ نہ اُٹھائیں تو ہماری بدنصیبی ہوگی۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ گو آج سیدنا حضرت مسیح موعودؑ ہم میں اس طرح موجود نہیں ہیں لیکن ہماری حالتوں کو اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا سکتا ہے کہ کس کس صحابی کی اولاد کی کیا حالت ہے۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں گندے ماحول سے محفوظ رہ کر اس عہد کو پورا کرنے میں لگے رہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ان میں سے بعض کے بچوں کی دینی حالت کمزور ہوگئی ہے اس لئے ہمیں اپنے بزرگوں کے حالات کی اس نیت سے جگالی کرنی چاہئے۔

ہمارے سامنے ایک مقصد ہونا چاہئے کہ ہم ان کی بیعت کی وجوہات پر نظر ڈالیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم اس بات پر عہد کریں کہ ہم بزرگوں کے نام پر بٹہ نہیں لگنے دیں گے تو یہ اصلاح کا طریق ہمیں نیکیوں کے بجا لانے کی طرف راغب کرے گا اور زندہ قوموں کی یہی نشانیاں ہوا کرتی ہیں کہ وہ خوب سے خوب تر کی تلاش کرتی ہیں۔ پرانے احمدی اپنے معیار کو مزید بڑھائیں اور نئے آنے والے بھی پرانوں کے معیار دیکھ کر آگے بڑھنے میں کوشاں رہیں۔ پس جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے نیکیوں کے معیار بڑھانے ہیں تو پھر ہمیں اپنی اور اپنی بیویوں کی بھی اصلاح کرنی پڑے گی عورتوں کی اصلاح کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ اگر عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو اگلی نسلوں کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔ پھر عورت مرد کے نمونے، ماں باپ کے نمونے، خاوند بیوی کے نمونے بچوں کو بھی توجہ دلائیں گے کہ ہمارا اصل مقصد دنیا میں ڈوبنا نہیں ہے۔

حضور انور نے بیان فرمایا کہ ہم جس دور سے گذر رہے ہیں یہ حضرت مسیح موعودؑ کا دور ہے۔ ابھی حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہونے والی ہیں۔ پس اگر ہم ان پیشگوئیوں کو جلد از جلد پورا ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے صدق و ایمان پر توجہ دینی ہوگی۔ جب ہم اپنے خدا کے وعدوں کو پورا ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنا پڑے گا۔ خدا کا فضل ہے کہ آج بھی ہماری جماعت کے اکثر افراد صدق و ایمان میں مضبوط ہیں۔ حضور نے پاکستان میں حفاظتی نقطہ نگاہ سے ڈیوٹیاں دینے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے خدا کو ہرگز نہ بھولیں، نمازیں وقت پر ادا ہوں۔ ڈیوٹیوں کے دوران ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ ہماری سب سے بڑی طاقت خدا تعالیٰ کی ذات ہے پس جب خدا تعالیٰ سے چمٹ جائیں گے تو خدا تعالیٰ خود دشمن سے بدلہ لے گا۔ پس دُعاؤں میں سست نہ ہوں۔ سیدنا حضور انور نے اطاعت کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’’اطاعت کے کسی بھی درجے سے محروم نہ ہوں‘‘۔ اطاعت کے مختلف معیار ہیں۔ نظام جماعت کی اطاعت ہے، احکام الٰہی کی اطاعت ہے نظام میں سموئے جانے کیلئے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کے لئے ایک اطاعت ہی معیار ہے۔ اس کی ایک معراج جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا وجود ہے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ پسندیدگی کا اظہار فرماتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت میں چھوٹے سے چھوٹے عہدے دار سے لیکر خلیفہ وقت کی اطاعت ہے اصل میں یہ اللہ اور رسول کی اطاعت کی ایک تصویر ہے۔ دنیاوی حکومت میں بھی ہر درجہ میں اطاعت کا نظام ہے اور قانون اور قواعد میں جن کی پابندی کرنی ضروری ہوتی ہے اور روحانی نظام میں اخلاص و وفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت کی بنیاد ہے قرآن مجید میں جہاں سورۃ نور آیت ۵۶ میں خلافت کے قیام کا وعدہ ہے اس سے قبل بھی اطاعت کا ذکر کیا گیا ہے۔ پس مومن جب سنتے ہیں تو سمعنا و اطعنا کا اعلان کرتے ہیں چاہے وہ انکی مرضی کے موافق ہو یا نہ ہو۔ یہ ہے اعلیٰ درجہ کا معیار جو ایک مومن کا ہونا چاہئے۔ پس اطاعت در معروف کرنا فرض ہے کھڑے ہو کر عہد تو کر رہے ہو کہ جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کریں گے مگر جب فیصلہ ہو تو اس پر لیت و لعل کر رہے ہو حضور انور نے معروف کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ معروف فیصلے کا مطلب ہے کہ شریعت کے مطابق فیصلہ۔ پس جب خلافت کے استحکام کے لئے ایک احمدی دُعا کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنے لئے دُعا کرے کہ اطاعت کا اعلیٰ ترین نمونہ قائم کرنے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسیح موعودؑ کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان